Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد 50 وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ شمارہ: 13

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

3 محرم 1422 ہجری 29 امان 1380 ہش 29 مارچ 2001ء

اخبار احمدیہ

قادیان 24 مارچ (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور قرآن وحدیث کی روشنی میں احباب جماعت کو حسد سے بچنے اور اعلیٰ اخلاق پر قائم ہونے کی تلقین فرمائی اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات بھی سنائے۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں چاہتا کہ غیر قوموں کے مذاہب کی طرح اسلام بھی ایک پرانے قصوں کا ذخیرہ ہو

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”اے مسلمانو اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آ گیا اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بنا ڈالی بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہوگئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی خدائے تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے مگر اس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اٹھا لیا سو شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آ گیا۔ خدا تعالیٰ اپنے دین کے باغ کو جس کی راستبازوں کے خونوں سے آبپاشی ہوئی تھی کبھی ضائع کرنا نہیں چاہتا وہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ غیر قوموں کے مذاہب کی طرح اسلام بھی ایک پرانے قصوں کا ذخیرہ ہو جس میں موجودہ برکت کچھ بھی نہ ہو وہ ظلمت کے کامل غلبہ کے وقت اپنی طرف سے نور پہنچاتا ہے کیا اندھیری رات کے بعد نئے چاند کے چڑھنے کی انتظار نہیں ہوتی؟ کیا تم سلخ کی رات کو جو ظلمت کی آخری رات ہے دیکھ کر حکم نہیں کرتے کہ کل نیا چاند نکلنے والا ہے افسوس کہ تم اس دنیا کہ ظاہری قانون قدرت کو تو خوب سمجھتے ہو مگر اس روحانی قانون فطرت سے جو اسی کا ہم شکل ہے بکلی بے خبر ہو“۔ (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۳۔۵)

مقبول حج سب سے افضل جہاد ہے

حاضر ہوں میں اے اللہ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں۔ حاضر ہوں حاضر ہوں تیری خدمت میں تیرا کوئی شریک نہیں ہے تیری خدمت میں حاضر ہوں بے شک حمد اور نعمت تیرے لئے ہے اور بادشاہی تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں

خلاصہ خطبہ عید الاضحیہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۶ مارچ ۲۰۰۱ بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران کی درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی اور ترجمہ بیان کیا۔

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ (سورہ آل عمران آیت ۹۶)

حضور نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام کی مرکزی اور بنیادی صفت ”حنیف“ کی تھی۔ یعنی آپ ہمیشہ اللہ ہی کی طرف جھکے رہتے تھے۔ فرمایا آج کا خطبہ عید الاضحیہ کے متعلق ہے اور پھر اس ضمن میں آپ نے رسول اللہ ﷺ کی چند احادیث بیان فرمائیں

پہلی حدیث آپ نے مسند احمد بن حنبل سے بیان کی کہ آنحضرت ﷺ جب صبح اٹھتے تو یہ فرماتے کہ ہم نے صبح کی فطرت اسلام پر اور کلمہ اخلاص پر اور اپنے نبی محمد کے دین پر اور اپنے باپ ابراہیم حنیف کی ملت پر جو مشرک نہیں تھے۔

دوسری حدیث حضور نے ابن عمرؓ سے مروی بیان کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جب آپ تلبیہ کہتے ہوئے لبیک پکار رہے تھے آپ فرماتے حاضر ہوں میں۔ اے اللہ میں تیری خدمت میں۔ حاضر ہوں۔ حاضر ہوں حاضر ہوں تیری خدمت میں تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ تیری خدمت میں حاضر ہوں۔ بے شک حمد اور نعمت تیرے لئے ہے اور بادشاہی تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ ان کلمات سے زائد آپ کوئی کلمہ نہیں فرمایا کرتے تھے۔

ایک حدیث حضور نے یہ بیان کی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ میں تیرے معاملات کے بارے میں تجھ سے ثبات قدم اور رشد کے بارے میں عزم صحیح کا طالب ہوں۔ میں تجھ سے تیری نعمت کے شکر ادا کرنے کی ہمت اور احسن رنگ میں تیری عبادت کی توفیق کا طالب ہوں۔ اور میں تجھ سے قلب سلیم اور ہمیشہ صادق زبان کا طالب ہوں۔ اور میں تجھ سے ہر اس خیر کا طالب ہوں جو تیرے علم میں ہے اور میں ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور میں تجھ سے اُن تمام امور میں جو تیرے علم میں ہیں مغفرت کا طالب ہوں۔

حضور نے فرمایا جو شر ظاہر ہو جائے اس سے

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

قرآن مجید کو نذر آتش کرنے کی مذموم حرکت

گزشتہ دنوں بعض انتہا پسند ہندو تنظیموں نے دہلی میں اقوام متحدہ کے دفتر کے سامنے طالبان مخالف مظاہرہ کرتے ہوئے قرآن مجید کے نسخہ کو نذر آتش کر دیا۔ اس سے ملک بھر کے مسلمانوں اور دیگر انصاف پسندوں میں بھی غصہ اور افسوس کی لہر دوڑ گئی ہے۔ نتیجہ کے طور پر کئی جگہوں پر ہندو مسلم تعلقات میں پھر وہی کڑواہٹ آگئی ہے اور کانپور میں تو بڑے پیمانہ پر ہندو مسلم فسادات شروع ہو چکے ہیں جس میں ایک درجن سے زائد اموات کے علاوہ کئی لوگ زخمی ہو گئے ہیں اور کئی مکانوں اور دکانوں کو نذرِ آتش کر دیا گیا ہے۔

مقدس قرآن مجید کو نذر آتش کرنے کی کارروائی کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے اس کارروائی کے پیچھے در اصل ہندو مسلم فسادات کروانے کی خطرناک سازش تھی جو ایک حد تک کامیاب بھی ہو گئی ہے کیونکہ اس قابل نفرت حرکت کے مرتکبین کو معلوم ہے کہ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن قرآن مجید کی توہین ان کیلئے بہر صورت ناقابل برداشت ہو گی اور یہی وہ ذریعہ ہے جس سے فسادات کی آگ بھڑکانے کی سو فیصد گارنٹی دی جا سکتی تھی۔

جہاں تک طالبان سرکار کے مہاتما بدھ کے مجسموں کو توڑنے کی کارروائی کا تعلق ہے تو وہ بھی ایک ایسی کارروائی ہے جس کو تعریف کی نظروں سے دیکھا نہیں جا سکتا لیکن یہ تو نہایت حیرت انگیز بات ہے کہ وہ لوگ جو خود ایک زمانے میں بدھوں اور جینیوں کے بُتوں کو توڑتے رہے ہیں اور بدھوں اور جینیوں کو ہندو مذہب سے ارتداد کی وجہ سے موت کی سزائیں تک دیتے رہے ہیں بلکہ آج تک گیا کے مقدس بدھ مندر کو متنازعہ قرار دے کر بدھ مندر کو قبضہ میں لینے کی کوشش جاری ہے چنانچہ اس تعلق میں ۱۹۹۵ء میں بھی ایک بار تحریک بھی اُٹھ چکی ہے۔ وہ آج بدھ کے مجسموں کے توڑے جانے سے اس قدر برہم ہیں کہ ایک قوم کی کارروائی کی وجہ سے ساری دنیا کے کروڑوں مسلمانوں کی قابل احترام کتاب کی توہین و تذلیل پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ آج کے اس ترقی یافتہ دور میں بھی ان کے ہاتھ طالبان جیسے مذہبی تعصب سے مبرا ہیں مشہور کالم نویس مرنال پانڈے طالبان کی بُت شکنی کے حوالے سے رقمطراز ہیں:-

''آزادی سے پچاس سے زیادہ برسوں میں چار ہزار سے زیادہ فرقہ وارانہ فسادات کا ہونا بابری مسجد اور عیسائی چرچوں اور ان کے مبلغین پر نعرے لگاتے ہوئے جان لیوا حملے اور مسلم فنکاروں اور فلم ایکٹروں کی تخلیقات کو جلانا یا مظاہرہ کر کے روکنا یہ سب کیا ظاہر کرتا ہے یہی ناکہ بھارت میں بھی طالبان جیسے چند بنیاد پرست ہندو گروپ ہندوؤں کے علاوہ دوسرے کسی کو بھی ملک کے بنیادی کلچر اور طاقت کا حصہ ماننے کیلئے تیار نہیں۔۔۔۔اس لئے اگر گیلانی اور احمد بخاری جیسے بنیاد پرست بابری مسجد کی مسماری کا حوالہ دے کر کہہ رہے ہیں کہ خود ہندو مذہبی گروپوں نے جو کیا ہے اس کے بعد انہیں طالبان کو ڈانٹنے کا کوئی اخلاقی حق نہیں رہ جاتا تو بات خاصی کڑوی ہوتے ہوئے بھی ایک دم غلط نہیں کہی جا سکتی'' (ہند سماچار جالندھر ۲۰-۳-۰۱)

یہ بات تو حقیقت ہے کہ چاند پر تھوکنے والا انسان چاند کے اعلیٰ و ارفع مقام اور اس کی خوبصورتی کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا ہاں اگر نقصان ہوگا تو صرف اور صرف اس کا اپنا ہوگا۔ کاش یہ دہشت گرد قرآن مجید پر اپنا غصہ اُتارنے سے پہلے اس کی سنہری تعلیمات پر تو غور کر لیتے کہ قرآن مجید نے تو مسلمانوں کو اس بات سے بھی منع کیا ہے کہ وہ بُتوں کو گالیاں نکالیں یا ان کو بُرا بھلا کہیں۔ ملاحظہ فرمایئے کہ قرآن مجید نفرتوں کو بھگانے اور امن کو قائم کرنے کیلئے کیسی حسین تعلیم پیش کرتا ہے فرمایا:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ (الانعام: ۱۰۹)

ترجمہ: اور تم انہیں جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں گالیاں نہ دو نہیں تو وہ دشمن ہو کر جہالت کی وجہ سے اللہ کو گالیاں دیں گے۔

اب دیکھئے کہ باوجودیکہ قرآنی عقائد کی رُو سے بُت کی کوئی حقیقت نہیں ہے پھر بھی خدا مسلمانوں کو یہ اخلاق سکھلاتا ہے کہ بُتوں کی بدگوئی سے بھی اپنی زبان بند رکھو۔

پھر فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ بھی تمہارے خدا کو گالیاں نکالیں گے نتیجہ امن و اطمینان اُٹھ کر فساد کا دروازہ کھل جائے گا۔

پس قرآن مجید کے نزدیک امن و شانتی کا ذریعہ یہی ہے کہ ہر قوم ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا مکمل احترام کرے اور پھر قرآن مجید نے مسلمانوں کو تو یہاں تک تعلیم دی ہے کہ دشمن قوم سے معاملہ کرتے وقت بھی انصاف کے دامن کو اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ فرمایا:

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (المائدہ)

یاد رکھو کہ کسی قوم کی دشمنی تم کو بے انصاف نہ بنائے ہر وقت انصاف کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

''اسلامی دہشت گردی'' - اصل حقیقت کیا ہے؟

(11)

گزشتہ گفتگو میں ہم ملاؤں کے جہاد اور قتل مرتد کے غیر اسلامی فتووں کے متعلق کچھ عرض کر رہے تھے آج ہم اس تلخ حقیقت سے پردہ اُٹھانا چاہتے ہیں کہ جہاد بالسیف قتل مرتد اور غیر مسلموں سے نفرت کے غیر اسلامی فتووں نے مسلمانوں کو عالمگیر طور پر کتنا بڑا نقصان پہنچایا ہے۔ مسلمان تو آپس میں ان فتووں کے نتیجہ میں ایک دوسرے کی تلواروں سے تہ تیغ ہوئے ہی ہیں لیکن دوسری طرف غیروں نے بھی ان فتووں سے بڑا بھاری فائدہ اُٹھایا ہے۔ جس وقت افغانی راہنما ببرک کرمال نے اپنی حکومت کو اپنے ہی ملک کے مسلمانوں سے بچانے کیلئے روس کی فوجوں کو دعوت دی تھی تو اس وقت کے طاقتور U.S.S.R. کے تسلط اور اس کی بڑھتی ہوئی طاقت کو کمزور کرنے کیلئے امریکہ نے افغانستان کے مذہبی جنونی مسلمانوں کی اسلحہ اور دولت کے ذریعہ بھرپور مدد کی تھی۔ اور اس موقع پر افغانی مسلمانوں کو روس کے مقابل پر اُتارنے کیلئے مسلم علماء کے ذریعہ جہاد کے فتووں کو خوب اُچھالا گیا تھا اسی طرح روس کی طرفداری کرنے والے مسلمانوں کو مرتد قرار دے کر ہزاروں کی تعداد میں موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا تھا اور پھر غیر مسلموں اور دہریوں کے خلاف نفرت کے فتووں کو روسیوں کے خلاف زیادہ سے زیادہ اُچھالا گیا تھا۔ اور امریکہ نے اپنی یہ تمام تر کارروائی منشیات اور اسلحہ کے بل بوتے پر افغانی مسلمانوں کے ذریعہ کروائی تھی اور ایسے فتووں کیلئے افغانی علماء کے ساتھ ساتھ پاکستان اور سعودی علماء کا جی بھر کر استعمال کیا تھا۔ مختلف مسلک کے علماء کو اس کام کیلئے پاکستان افغانستان اور سعودی عرب میں تیار کیا گیا تھا۔ سعودی اور افغانی حکمرانوں کے علاوہ اس میں سب سے بڑا عملی کردار فرعون زمانہ ضیاء الحق نے ادا کیا تھا۔ جس کو دولت کی لالچ دے کر اس بات پر آمادہ کیا گیا کہ وہ افغانی مسلمانوں کیلئے پاکستان میں ہجرت کیلئے راستہ کھول دے اور اس میں شک نہیں کہ افغانیوں کے پاکستان ہجرت کے دوران اس وقت کی پاکستانی فوجی حکومت نے بھرپور مالی فائدہ اُٹھایا ہے۔ صرف وہ فائدہ نہیں جو امریکہ سے افغانیوں کیلئے دولت کی شکل میں ملا بلکہ اس نشہ آور زہر کے فروخت کے ذریعہ جس کا بڑا مرکز افغانستان ہے۔

جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں۔ مسلم علماء کے فتووں کے ذریعہ افغانی اور پاکستانی مسلمانوں کے جذبہ جہاد کو اُبھارنے کا امریکہ نے بھرپور فائدہ اُٹھایا نتیجہ یہ نکلا کہ روس کو مجبور ہو کر افغانستان سے واپس جانا پڑا اور امریکہ کا دن رات کا یہ خوف کہ کہیں U.S.S.R. افغانستان سمیت اس تمام ریجن کو اپنی فوجی سرگرمیوں کا اڈہ نہ بنا لے اس کارروائی سے دُور ہو گیا۔ اس طرح امریکن نے تو مسلم علماء کے فتووں سے بھرپور فائدہ اُٹھا لیا۔ لیکن افغانستان اور اس تمام ریجن کو جلتی ہوئی آگ میں چھوڑ دیا۔

یہاں یہ بات ضمناً قابل ذکر ہے کہ مسلم ممالک کے علاوہ خود امریکہ اور یورپ نے اپنے اپنے ممالک کی یونیورسٹیوں کے تحت ایسے ایسے اسلامک سنٹر کھول رکھے ہیں جہاں ان کے عیسائی اور یہودی سکالر اپنی مرضی کے مطابق اسلامی تعلیم اسلامی ممالک کے علماء کے دماغوں میں اُنڈیلتے ہیں۔ اور یہ دیسی علماء ان لوگوں سے دینی تعلیم حاصل کر کے ان کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق چلنے کو اپنے لئے باعث افتخار سمجھتے ہیں۔ جس کی ایک مثال آکسفورڈ یونیورسٹی لنڈن میں قائم اسلامک سنٹر بھی ہے جس کے سربراہ مولانا ابوالحسن علی ندوی (وفات ۳۱ر دسمبر ۱۹۹۴ء) دیوبندی بھی رہ چکے ہیں۔ جنہوں نے دیسی اور یورپی علماء کو ایک پلیٹ فارم پر لانے میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔ اور یہی وہ یورپی علماء تھے جن کی تحریروں سے اثر لے کر مودودی اور دیوبندی علماء نے تو یہاں تک لکھ دیا کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وعظ و نصیحت میں ناکام رہے لیکن جب آپ نے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں قرآن پکڑا تو آپ کامیاب ہو گئے۔ سمجھ گئے نا آپ اس عیسائی سازش کو--اور ان کے آلہ کار بننے والے کھلونوں کو--!!!

بہر کیف ۸۰ کی دہائی میں امریکہ نے افغانی پاکستانی اور سعودی علماء اور افغانی جنونیوں کی مدد سے روس کو اس ریجن سے ہٹا کر اپنی بالا دستی کا اطمینان تو حاصل کر لیا لیکن وہ پیچھے ہزاروں لوگوں اور افغانی خاندانوں کی سسکیاں غربت اور جہالت اور بھکمری کی بھیانک داستان چھوڑ گیا۔ افغانیوں کے سامنے اب اُن کا غیر مسلم دشمن نہیں تھا بلکہ دشمن کی شکل میں تھے اپنے ہی افغانی بھائی۔ چنانچہ انہوں نے آپس میں ہی ایک دوسرے کے گلے کاٹنے شروع کر دیئے اور یہ سلسلہ آج تک افغانستان میں جاری ہے۔

دوسری طرف پاکستان جس نے امریکہ کے پڑھائے ہوئے علماء کے فتووں کے نتیجہ میں افغانستان کی مدد کی تھی اس کی سرزمین پر آنے والے لاکھوں مہاجرین سے امریکہ نے مدد کا ہاتھ کھینچ لیا اور مجاہد اپنی بھوک مٹانے کیلئے بے سروسامان ہو کر دنیا کے مختلف علاقوں میں دہشت گردی کی کارروائیوں میں مصروف ہو گئے۔ جس کے نتیجہ میں افغانیوں کی ایک خوفناک و دہشت ناک امیج پوری دنیا کے سامنے ظاہر ہو رہی ہے۔

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اخلاق کے لحاظ سے بہترین ہیں

جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے اسے چاہئے کہ بھلی بات کرے یا چپ رہے

چاہئے کہ تمہاری زبانیں تمہارے قابو میں ہوں اور ہر قسم کے لغو اور فضول باتوں سے پرہیز کرنے والی ہوں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲؍ فروری ۲۰۰۱ء ۲؍ تبلیغ ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ . يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ﴾ -

(سورة النور آيات ٢٦.٢٥)

وہ دن (یاد کرو) جب ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے خلاف ان باتوں کی گواہی دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔ اس دن اللہ تعالیٰ انہیں ان کی پوری پوری جزا دے گا جس کے وہ سزاوار ہیں اور وہ جان لیں گے کہ یقیناً اللہ ہی ہے جو ظاہر حق ہے۔

آج کے خطبہ کا موضوع اخلاق حسنہ ہے۔ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کے اخلاق بہت اعلیٰ ہیں مگر جب قرآن اور رسول کے کلمات کی کسوٹی پر ان کو پرکھا جائے تو ہر شخص کا دل خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ میرے اعمال دکھاوے کے لئے تھے۔ وہ اعمال نہیں ہیں جو لوگ دیکھ رہے تھے اور قیامت کے دن خود اس کے اپنے جسم کے حصے، اس کی جلد، اس کے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے کہ یہ بد اخلاق شخص تھا اور بد اخلاق شخص کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی یہ تنبیہ ہے کہ وہ جنت میں نہیں جا سکتا۔

اس سلسلہ میں جو احادیث میں نے آج کے خطبہ کے لئے چنی ہیں ان میں پہلی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ مرفوع روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو سب اعضاء زبان کی اطاعت کا اقرار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں اللہ کا تقویٰ اختیار کر کیونکہ ہم تیرے ہی تابع ہیں۔ اگر تو درست رہی یعنی زبان سے کہتے ہیں کہ اگر تو درست رہی تو ہم بھی درست رہیں گے، اگر تو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ (سنن ترمذی کتاب الذھد)

ایک اور روایت حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفیؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں میں نے عرض کیا مجھے کوئی ایسی بات بتائیں جس کو میں مضبوطی سے پکڑ لوں۔ آپؐ نے فرمایا تو کہہ رَبِّیَ اللّٰہ۔ یعنی میرا ربّ اللہ ہے۔ اب اس بات کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

اب یہ تو بڑی آسان بات ہے کہنا کہ میرا رب اللہ ہے مگر ربوبیت کے لئے جو انسان ساری زندگی اپنی ضائع کرتا ہے یا دوسروں کے سامنے جھکتا ہے، ربوبیت ہے جو دراصل اس کا امتحان لیتی ہے۔ پس منہ سے کہہ دینا کہ میرا رب اللہ ہے کافی نہیں ہے۔ بلکہ جب مشکل پڑے، جب مال کھانا ہو کسی کا اس وقت اللہ ربّ نہ رہے، جب کسی سے بد دیانتی کرنی ہو، کسی کا شریعت کے لحاظ سے جو ورثہ کا حق بنتا ہے وہ مارنا ہو اس وقت ربّ اپنا جھوٹ بن جاتا ہے۔ تو یہ بہت ہی بری عادت ہے۔ لوگ اس بات کو سمجھتے ہی نہیں۔ اب روزانہ میرے پاس اتنے خط آتے ہیں جھگڑوں کے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ میں یہ لوگ بھی ہیں جو اپنی بہنوں کا حق مار رہے ہیں، اپنے بھائیوں کا حق مار رہے ہیں۔ قضاء فیصلے کرتی ہے ورثوں کے ان کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی تو دوسروں کا حق مار لینا بہت بڑی بد اخلاقی ہے اور اعلیٰ اخلاق والا سوچ بھی نہیں سکتا کہ کسی کا حق مارے بلکہ وہ تو دوسروں کے لئے اپنا حق چھوڑتا ہے۔ اس لئے اس مضمون کو مضبوطی سے پکڑ لیں کہ رَبِّیَ اللّٰہ جب کہیں تو واقعی رَبِّیَ اللّٰہ ہو۔

پھر میں نے عرض کیا آپ میرے بارہ میں سب سے زیادہ کسی چیز کا خوف رکھتے ہیں۔ اس پر حضورؐ نے اپنی زبان کو پکڑ کر فرمایا اس سے۔ (سنن ترمذی کتاب الزھد)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کے حالات کے مطابق ان کو جواب دئے جاتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے وہ شخص زبان کا ذرا کرخت تھا اور سخت زبانی اس کا ایک پیشہ تھا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہر صحابی کو اس کے حالات کے مطابق جواب دیا ہے اور کثرت سے مختلف جواب ایک ہی مضمون کے مختلف حدیثوں میں مختلف شخصوں کو دئے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اس سے اس میں تضاد نہیں بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی فطرت شناسی تھی۔ آپ فوراً اس کے لب و لہجہ، اس کی پیشانی سے پہچان جایا کرتے تھے کہ پوچھنے والا کیوں پوچھ رہا ہے اور اس کے مطابق ہی آپ اس کو جواب دیتے تھے۔

ایک روایت حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "ابن آدم کا ہر کلام اس کے خلاف ہوتا ہے اس کے حق میں نہیں ہوتا"۔ اور یہ بھی بڑی غور طلب بات ہے کہ ہر بات خلاف ہو انسان کے اور اس کے حق میں نہ ہو۔ اس کا استثناء یوں فرمایا "سوائے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اور ذکر الٰہی کے"۔ (سنن ترمذی کتاب الزھد)

جب تم کسی نیک بات کی ہدایت کرتے ہو تو وہ تمہارے خلاف نہیں جائے گا۔ نہی عن المنکر کی ہدایت کرو گے، برے کاموں سے روکو گے تو وہ بھی تمہارے خلاف نہیں ہو گا اور ذکر الٰہی تو خلاف ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن بعض دفعہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے اس لئے بھی رک جاتے ہیں کہ بظاہر وہ تقویٰ کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے اعمال اتنے اعلیٰ تو نہیں ہیں کہ ہم دوسروں کو بھی برائی سے روکیں۔ لیکن وہ سمجھتے نہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ہر شخص اگر اپنے اعمال کو گہرائی سے دیکھے تو وہ دوسرے کو کسی بات سے منع کرنے کا اہل نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق جب برائی سے روکیں گے تو پھر اپنی برائی نظر آنے لگ جائے گی۔ جب نیک کام کا حکم دیں گے تو خود اپنا اعمال نامہ سامنے ہو گا اور یہ کرنے سے ہی آپ کی ذات میں نمایاں ترقی ہونا شروع ہو جائے گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے ایک ایسی مخلوق بھی پیدا کی ہے جن کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہیں اور دل کنوار گندل سے بھی زیادہ کڑوے ہیں۔ مجھے اپنی ذات کی قسم میں انہیں ایسے فتنہ کا موقع دوں گا جو ان میں سے نرم دل انسان کو ششدر کر دے گا۔ وہ میرے بارہ میں بھی دھوکہ میں مبتلا ہیں یا فرمایا کہ خود مجھ پر ہی جسارت کرتے ہیں۔ (سنن ترمذی کتاب الزھد)

ایک حدیث صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اللہ کی رضا کی کوئی ایسی بات کرتا ہے جس کی طرف اس کی کوئی خاص توجہ نہیں بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ بھی اس کے درجات بلند کر دیتا ہے۔ یعنی اگر بے خیالی میں، بلا ارادہ بھی نیکی کی کوئی بات کرے تو اس کا بھی اس کو اجر ملتا ہے۔ اور بندہ بسا اوقات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی بات کہہ دیتا ہے جس کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں کرتا اور اس بے توجہی کی وجہ سے جو وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے کی بات کر لیتا ہے وہی اس جہنم تک لے جاتی ہے۔ (صحیح بخاری باب حفظ اللسان)

بخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا بعض دفعہ انسان کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کی اس نے پوری طرح چھان بین نہیں کی ہوتی تو اس کے نتیجہ میں آگ میں مشرق ومغرب کے درمیان فاصلہ سے بھی زیادہ دور جاگرتا ہے۔

قرآن کریم میں بھی اس بات کی بہت بار بار تاکید فرمائی گئی ہے تو جب کوئی افواہ سنو تو خواہ مخواہ اس کو قبول نہ کرلیا کرو اور آگے نہ چلادیا کرو۔ ادھر کان میں افواہ پڑی اور زبان نے اس کو اچھال دیا یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں سوسائٹی میں لوگوں کے متعلق بدروایتیں پھیلتی ہیں۔ اور جھوٹ کے تنے پھوٹتے ہیں۔ بسااوقات انسان ایک معصوم کے اوپر اس قسم کی بات کردیتا ہے جو اس نے کسی سے سنی ہوئی ہو اور وہ اپنی طرف سے معتبر سمجھا جاتا ہے سو اس معتبر صاحب کی بات کے پیچھے پھر ساری سوسائٹی اس کو برا اور اسی طرح گندا سمجھنے لگ جاتی ہے جس کے متعلق اس نے بات کی ہے حالانکہ اگر معصوم کے اوپر تہمت لگائی جائے تو قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ بہت بڑی سزا اس کی ہونی چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ سے استغفار ہی کرتے رہنا چاہئے۔

ایک حضرت عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ نجات کیا ہے؟ آنحضورؐ نے فرمایا: اپنی زبان کو روک کر رکھو اور چاہئے کہ تمہارا گھر تمہارے لئے کفایت کرے اور اپنی خطاؤں پر رویا کرو۔ (سنن ترمذی کتاب الزھد)

ایک حدیث مسند احمد بن حنبل سے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کا ایمان اس وقت تک درست نہیں رہ سکتا جب تک اس کا دل درست اور سیدھا نہ ہو اور اس کا دل سیدھا نہیں ہو سکتا جب تک اس کی زبان سیدھی نہ ہو۔ اور وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جس کا پڑوسی اس کے شر اور دکھوں سے محفوظ نہ رہے۔ (مسند احمد بن حنبل باقی مسند المکثرین من الصحابة)

اب اس تسلسل میں کیا چیز مشترک ہے یہ غور طلب حدیث ہے۔ ایمان درست نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل درست نہ ہو اور جب تک زبان درست نہ ہو دل درست نہیں رہ سکتا۔ یہ دونوں ایک دوسرے پر لازم ملزوم ہیں۔ اگر دل گندہ ہو تو زبان سے بھی گند ہی پھوٹتا ہے۔ اگر زبان گندی ہو تو ایسے شخص کا دل پاک نہیں ہو سکتا۔ ناممکن ہے کہ دل تو پاک ہو اور زبان گندی ہو۔ دوسرے پڑوسی زیادہ جانتے ہیں کہ ہمارا ہمسایہ کیسا ہے۔ جس کے گھر میں اپنے گھر والوں سے بھی اپنی بدیاں نہیں چھپتیں بسااوقات پڑوسیوں سے بھی نہیں چھپا کرتیں۔ چنانچہ بہت سے میں نے دیکھا ہے رشتے تلاش کرنے والے پڑوسیوں سے جاکر پوچھتے ہیں کہ یہ کیسے ہیں۔ وہ سچی بات بتادیتے ہیں۔ تو اس لئے اس کے معاً بعد آپ نے پڑوسی کا ذکر فرمایا۔ وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جس کا پڑوسی اس کے شر اور دکھوں سے محفوظ نہ رہے۔ جب اس کے شر اور دکھ پڑوسی کو ملتے ہیں تو پھر وہ ان کے متعلق رائے بھی ویسی کرتا ہے۔

ایک حدیث مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جس کو لوگ اپنے خون اور اپنے اموال کا امین جانیں۔ (مسند احمد بن حنبل مسند باقی المکثرین من الصحابة)۔ یعنی سچا مومن تو وہ ہے جس کے متعلق یقین ہو کہ یہ بددیانتی نہیں کرے گا۔ بسااوقات لوگوں نے امانتیں رکھوانی ہوں تو مولوی کے پاس نہیں رکھواتے کسی اور کے پاس رکھوادیتے ہیں۔ ہمارے ایک دفعہ مجھے یاد ہے برجی بہاول میں ایک شخص تھا بے چارہ اس کو اپنی امانت کچھ رکھوانی تھی۔ میرے پاس دوڑا دوڑا آیا کہ میری امانت رکھ لیں۔ میں نے کہا تمہارے پاس مولوی اتنا بڑا رہتا ہے اس کو کیوں نہیں دیتے۔ کہا توبہ توبہ مولوی تو اسی وقت کھا جائے گا۔ تو دل ہمارے ساتھ ہیں خواہ منہ کریں بک بک ہزار۔ حقیقت یہی ہے کہ یہ جانتے ہیں کہ مولوی بددیانت ہے اور جب امانت رکھوانے کا معاملہ ہو تو احمدیوں کے پاس ہی رکھوائی جاتی ہے۔

ایک بخاری کتاب الرقاق سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے اسے چاہئے کہ بھلی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ بھلی بات کہنا بھی صدقہ ہے اور اگر بھلی بات نہیں کرسکتے تو چپ رہو، یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ بری بات منہ سے نکلے تو وہ بہت بڑی حد تک کسی کو گنہگار بھی کرسکتی ہے۔

سنن ابن ماجہ سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے وہ کچھ سکھائیں جو جامع ہو یعنی ہر سیکھنے والی بات اس میں سمٹ جائے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسی نماز پڑھ گویا وہ تیری آخری نماز ہے" اور نماز میں جتنی بخششیں انسان مانگ سکتا ہے وہ اپنے لئے مانگے۔ پھر زندگی کا اعتبار کوئی نہیں۔ نماز سے جو گناہ دھلتے ہیں باہر جاکے انسان پر پھر گناہ چڑھ جاتے ہیں۔ تو بہت ہی پیاری نصیحت ہے کہ نماز پڑھو تو ایسی پڑھو جیسے تمہاری آخری نماز ہو اور لوگوں سے ایسا کلام نہ کر جس کے بعد تجھے معذرت کرنی پڑے۔ اور جو چیز لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس سے امید وابستہ نہ کر۔ (سنن ابن ماجه كتاب الزهد باب الحكمة)۔

یعنی بنی نوع انسان کے ہاتھوں سے اگر انسان کی حرص اور امید اور ہواء وابستہ ہوجائیں تو پھر وہ خدا کا نہیں ہوتا۔ وہی بات ہے کہ رَبُّنَا اللّٰہ پھر سچے دل سے نہیں کہہ سکتا۔

سنن ترمذی میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن مومن کے میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ بھاری اور کوئی عمل نہیں ہوگا"۔ یعنی اس کے اعمال کا اگر جائزہ لیا جائے گا تو جس کے اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا حسن اخلاق کے لحاظ سے وہ یقیناً جنتی ہے اور اس کی پھر بعض خطائیں بھی اس کی وجہ سے بخشی جاسکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فحش اور بدکلامی کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔

(سنن ترمذی كتاب البر والصلة ـ باب ما جاء فی حسن الخلق)

اب ان احادیث نبوی کے بعد اور حدیثیں ہیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس ہونگے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے روز مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوں گے جو تم میں سے زیادہ عمدہ اخلاق کے حامل ہوں گے۔ اور قیامت کے دن مجھے زیادہ ناپسندیدہ مجالس کے لحاظ سے مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو بہت زیادہ بولنے اور بغیر سوچے سمجھے تمسخرانہ انداز میں لمبی لمبی باتیں کرنے والے اور تکبر کرنے والے ہونگے۔

(سنن ترمذی كتاب البر والصلة باب ما جاء فی معالی الاخلاق)۔

مزاح تو رسول کریم ﷺ کی فطرت میں بھی تھا مگر بے سوچے سمجھے مزاح کی خاطر، ہنسانے کی خاطر لوگوں کی برائیاں بیان کردینا کسی میں مین میخ نکالنا یہ بہت ہی بیہودہ عادت ہے اور اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

ایک مسلم کتاب الفضائل سے روایت لی گئی ہے۔ مسروق روایت کرتے ہیں کہ جب معاویہ کوفہ آئے تھے تو اس وقت ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضورؐ نہ تو فحش کلامی کرتے تھے اور نہ ہی فحش کلامی سننا پسند کرتے تھے اور انہوں نے مزید بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اخلاق کے لحاظ سے بہترین ہیں"۔

(صحیح مسلم كتاب الفضائل باب كثرة حيائه ﷺ)

ایک سنن ترمذی سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے عمل کے بارہ میں دریافت کیا گیا جو کثرت سے لوگوں کو جنت میں داخل کرنے کا موجب ہوگا تو آپؐ نے فرمایا: "اللہ کا تقویٰ اور حسن اخلاق"۔ اور آپ سے ایسے عمل کے بارہ میں پوچھا گیا جو لوگوں کو کثرت سے آگ میں داخل کرنے کا موجب ہوگا تو آپ نے فرمایا: "منہ اور شرمگاہ"۔

(سنن ترمذی كتاب البر والصلة باب ما جاء فی حسن الخلق)

اب میں اسی مضمون سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یہ ملفوظات سے عبارت لی گئی ہے۔

"چاہئے کہ تمہاری زبانیں تمہارے قابو میں ہوں۔ ہر قسم کے لغو اور فضول باتوں سے پرہیز کرے والی ہوں۔ جھوٹ اس قدر عام ہو رہا ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ درویش، مولوی، قصہ گو، واعظ اپنے بیانات کو سجانے کے لئے خدا سے نہ ڈر کر جھوٹ بول دیتے ہیں اور اس قسم کے اور بہت سے گناہ ہیں جو ملک میں کثرت سے پھیلے ہوئے ہیں"۔

(ملفوظات جلد دوم (جدید ایڈیشن) صفحہ ۲۲۲)۔

آج کل پاکستان کی سب سے بڑی لعنت یہ مولویوں کے جھوٹ ہی ہیں۔

پھر ملفوظات جلد دوم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ عبارت بھی درج ہے:

"اخلاق کا درست کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ جب تک انسان اپنا مطالعہ نہ کرتا رہے یہ اصلاح نہیں ہوتی"۔ انسان کو ہمیشہ اس پہلو سے Introvert ہونا چاہئے یعنی جب بھی وہ کوئی بات کرتا ہے اگر تو ہو سکے تو پہلے سوچ لے اور اگر بات کر بیٹھا ہو تو پھر دوبارہ اس پر ضرور غور کرے۔ یہ جو گائے بھینسیں بکریاں جگالی کرتی ہیں یہ ایک قسم کی ذہنی جگالی ہوتی ہے۔ بات کرلی ہے پھر اس پر غور کریں تو خود محسوس ہو جائے گا کہ کون سی بات غلط تھی اور آئندہ سے اس سے توبہ کریں۔

"جب تک انسان اپنا مطالعہ نہ کرتا رہے یہ اصلاح نہیں ہوتی۔ زبان کی بداخلاقیاں دشمنی ڈال دیتی ہیں اس لئے اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہئے۔ دیکھو کوئی شخص ایسے شخص کے ساتھ دشمنی نہیں کر سکتا جس کو اپنا خیر خواہ سمجھتا ہو۔ پھر وہ شخص کیسا بے وقوف ہے جو اپنے نفس پر بھی رحم نہیں کرتا، اپنی جان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے جبکہ وہ اپنے قویٰ سے عمدہ کام نہیں لیتا اور اخلاقی قوتوں کی تربیت نہیں کرتا۔ ہر شخص کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہئے"۔

(ملفوظات جلد دوم (جدید ایڈیشن) صفحہ ۲۶۲،۲۶۳)

اب نماز میں ہر روز ہم ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ﴾ کی جو دعا کرتے ہیں اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک بہت ہی عارفانہ تحریر ہے۔ ملفوظات میں اس لئے بیان کرتا ہوں کہ بعض دفعہ سننے والے معمولی سی غلطی بھی کر دیتے ہیں تو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر ہے وہ بہت زیادہ قابل اعتماد ہے بجائے ملفوظات کے۔ لیکن چونکہ ملفوظات کا اکثر حصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی چھپ بھی جاتا تھا اس لئے اس پہلو سے وہ بھی نہایت معتبر روایت ہے۔ جو زندگی کے بعد چھپے ہیں ان کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کوئی غلطی ہو گئی ہو مگر زندگی میں چھپنے والے ملفوظات یقیناً قابل اعتماد ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ﴾ کی تعلیم دی ہے۔ اب ممکن تھا کہ انسان اپنی قوت پر بھروسہ کر لیتا اور خدا سے دور ہو جاتا اس لئے ساتھ ہی ﴿اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن﴾ کی تعلیم دے دی"۔ کہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور یہ تو دعویٰ ہے ایک اپنے متعلق کہ ہم ضرور تیری عبادت کرتے ہیں اور تیری ہی کریں گے مگر جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو، نہ عبادت کر سکتے ہیں اللہ کی، نہ آئندہ کر سکیں گے۔ اس لئے فرمایا "ساتھ ہی ﴿اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن﴾ کی تعلیم دے دی کہ یہ مت سمجھو کہ یہ عبادت جو میں کرتا ہوں اپنی قوت اور طاقت سے کرتا ہوں، ہرگز نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور خود وہ پاک ذات جب تک توفیق عطا نہ فرمائے کچھ بھی نہیں ہو سکتا اور پھر "اِیَّاکَ اَعْبُدُ" یا "اِیَّاکَ اَسْتَعِیْن" نہیں کہا ﴿اِیَّاکَ اَعْبُدُ﴾ کا مطلب میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں۔ ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ﴾ کا مطلب ہے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اسی طرح "اِیَّاکَ اَسْتَعِیْن" بھی نہیں فرمایا بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو واقعہ یہی ہے کہ اس کا ترجمہ یہ ہو گا کہ اے اللہ میں تیری عبادت کرتا ہوں اور تیری ہی کرتا ہوں تیرے سوا کسی کی نہیں کرتا اور میں مدد بھی تجھ سے مانگتا ہوں اور ہمیشہ تجھ ہی سے مانگوں گا۔ یہ اچھی بات ہے لیکن اس میں اپنے ساتھی بنی نوع انسان کو تو بھلا دیا۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے خود غرضی سے بالا قرار دیا ہے اور ایسی تعلیم دی ہے قرآن کریم نے جس سے خود غرضی کا قلع قمع ہو۔ تو نیک دعاؤں میں بھی دوسروں کو شامل کیا کرو۔ تمام بنی نوع انسان کے لئے دعائیں کیا کرو۔

فرماتے ہیں: "تقویٰ والا کل انسانوں کو لیتا ہے۔ زبان سے ہی انسان تقویٰ سے دور چلا جاتا ہے۔ زبان سے ہی تکبر کر لیتا ہے اور زبان سے ہی فرعونی صفات آجاتی ہیں۔ اور اسی زبان کی وجہ سے پوشیدہ اعمال کو ریاکاری سے بدل لیتا ہے اور زبان کا زیاں بہت جلد پیدا ہوتا ہے۔ .... دیکھو ہمارے نبی کریم ﷺ نے جب نبوت کا اعلان کیا تو اپنے پرائے سب کے سب دشمن ہو گئے مگر آپؐ نے ایک دم بھر کے لئے بھی کبھی کسی کی پرواہ نہیں کی یہاں تک کہ جب ابو طالب آپؐ کے چچا نے لوگوں کی شکایتوں سے تنگ آکر کہا اس وقت بھی آپ نے صاف طور پر کہہ دیا کہ میں اس کے اظہار سے رک نہیں سکتا۔ آپ کا اختیار ہے کہ میرا ساتھ دیں یا نہ دیں"۔

افسوس! محترم مرزا محمد اسحٰق صاحب درویش وفات پاگئے

افسوس محترم مرزا محمد اسحٰق صاحب درویش قادیان 21/2/2001 کو رات 3.35 بجے احمدیہ ہسپتال میں بعمر ۸۲ سال وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ قادیان میں ہی پیدا ہوئے۔

آپ نہایت منکسر المزاج کم گو ہنس مکھ اور صوم وصلوۃ کے پابند تھے اور تہجد گذار تھے۔ قرآن مجید کی بلا ناغہ تلاوت کرتے بچوں کو قرآن مجید پڑھاتے اور حکمت کا کام گھر پر ہی کرتے تھے۔ مختلف دفاتر میں خدمت کا موقعہ ملا۔ پہلی اہلیہ کی وفات کے بعد آپنے پنکال (اڑیسہ) میں مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مظفر خان صاحب سے دوسری شادی کی۔ جن سے ایک بیٹی امۃ القدوس ہیں جو چھٹی کی طالبہ ہیں۔ پہلی بیوی سے ایک بیٹی مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ پاکستان میں ہیں۔

۲۱ فروری کو جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں آپکی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھائی اور قطعہ درویشان بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپکی مغفرت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور بچی و اہلیہ کا حافظ و ناصر ہو۔

درخواست دُعا

مندرجہ ذیل احباب اپنی اور اہل وعیال کی دینی ودنیاوی ترقیات، پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں:

۱۔ مکرم نثر سیٹھ نثار احمد صاحب چنتہ کنٹہ (اعانت بدر -/1000)

۲۔ مکرم محمد اشرف صاحب (اعانت بدر -/200)

۳۔ مکرم محمد مسیح الدین صاحب (اعانت بدر -/100)

۴۔ مکرم ناصر احمد صاحب ابن مکرم عبدالمنان صاحب چنتہ کنٹہ (اعانت بدر -/1000) (نصیر احمد خادم نمائندہ بدر)

ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم امجد لطیف صاحب آف جے پور کی صوبہ راجستھان کیلئے امیر صوبائی کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اللہ مبارک کرے۔ احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

جلسہ سالانہ برطانیہ

حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 36 ویں جلسہ سالانہ برطانیہ 2001ء کے لئے 29 جولائی تا 31 جولائی بروز اتوار، سوموار اور منگل کے تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ جلسہ کی ہر لحاظ سے کامیابی کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

صوبائی اجتماع مجلس انصار اللہ کرناٹک

صوبائی اجتماع انصار اللہ کرناٹک مورخہ 15 اپریل کو بمقام شموگہ منعقد کیا جانا طے پایا ہے۔ تمام امراء کرام صدر صاحبان وزعماء کرام سے گزارش ہے کہ اس اجتماع کو کامیاب بنانے کیلئے اپنے اپنے حلقہ کے زیادہ سے زیادہ اراکین کو شرکت کی تحریک فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

پنجاب سٹیٹ چیمپین شِپ میں احمدیہ فٹ بال ٹیم کے ۵ کھلاڑی شامل

مورخہ ۰۱-۳-۸ کو ابوہر میں سٹیٹ چیمپین شِپ شروع ہوئی جس میں پنجاب کے تمام اضلاع کی ٹیموں نے شرکت کی۔ ضلع گرداسپور کی ٹیم کیلئے نشہرہ ماجھا سنگھ میں کھلاڑیوں کا انتخاب کیا گیا۔ سارے ضلع گورداسپور میں سے ۱۸ کھلاڑی چنے گئے۔ ان میں سے ۱۱ کھلاڑیوں کی جو ٹیم بنائی گئی اس میں احمدیہ فٹ بال ٹیم کے درج ذیل ۵ کھلاڑی بھی شامل ہوئے:

(۱) مکرم محمد عبد السلام طارق صاحب کیپٹن (۲) مکرم ضیاء الدین نیّر صاحب (۳) مکرم ملک کریم الدین صاحب (۴) مکرم ماجد محمود صاحب (۵) مکرم حسیب احمد صاحب چیمہ

اللہ تعالیٰ آئندہ بھی انہیں مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین (انچارج احمدیہ اسپورٹس قادیان)

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

ھمارا خدا

مکرم عبد المالک صاحب، لاہور

اللہ تعالیٰ حی و قیوم ہے ہر قسم کی ضرورت ہر وقت کی ضرورت اور آنے والے زمانوں کی ضروریات کو پورا کرنے والا ہے اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا وہ سب کا پیدا کرنے والا ہے اور تمام ظاہری و باطنی مخلوقات کا رب ہے پالنے والا ہے۔ سب اس کے ہمیشہ سے محتاج ہیں وہ ہر لحاظ سے غنی ہے بے انتہا خزانوں کا وارث ہے کسی چیز کی اس کے ہاں کمی نہیں ہے اس کی تمام صفات ہر وقت جاری ہیں ہر لحاظ سے تمام مخلوق کی بھلائی چاہتا ہے جب کبھی کسی مخلوق کو نقصان ہوا تو اس کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ اپنی نالائقیوں سے ہوا وہ بہت معاف کرنے والا ہے بہت راز دار ہے بہت پردہ پوش ہے۔

اللہ کی منصوبہ بندی

ہر ضرورت کا جس قدر اللہ کو علم ہے اور جس طرح وہ منصوبہ بندی کرتا ہے انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔ ہر وہ شخص جس نے ایک اللہ کی عبادت کی اس کی ہر طرح سے اللہ نے کفالت کی چنانچہ بہت دنیا مال کی حرص میں مبتلا ہے اور دن رات اس میں غرق ہے اور خواہش مال نے موت تک پہنچا دیا مگر وہ جو اللہ کے ہوتے ہیں ان کے متعلق حضرت داؤد علیہ السلام کا یہ قول کافی ہے۔

میں بچہ تھا جوان ہوا اور اب بوڑھا ہوں میں نے کسی متقی کی اولاد کو بھوکے مرتے نہیں دیکھا بلکہ خدا تعالیٰ ان کی سات پشتوں کے رزق کا ضامن ہوتا ہے۔

ایک اللہ کو ماننے والے ساری زندگی اس میں گزار دیتے ہیں کہ اللہ راضی کس طرح ہوتا ہے اس کی رضا ان کی منزل ہوتی ہے خود صاحب تجربہ ہوتے ہیں اللہ ان سے ہم کلام ہوتا ہے وہ ان کی دعائیں سنتا ہے اور جواب سے آگاہ فرماتا ہے۔

ایک اللہ کے ماننے والے بڑے بڑے ابتلاؤں میں ڈالے جاتے ہیں مگر خدا کی نصرت ان کے شامل حال ہوتی ہے کبھی آگ میں ڈالے جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ اس کو حکم دیتا ہے کہ اے آگ ابراہیم کے لئے ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا تو آگ گلزار بن جاتی ہے۔

کبھی پانی کا عذاب قوم پر آتا ہے تو خدا تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ اے میرے بندے نوح کشتی میں سوار ہو جا اور خدا وہاں سے محفوظ مقام پر پہنچا دیتا۔ پھر ایسا بھی ہوتا ہے کہ وقت کا حاکم جو بہت طاقت ور ہوتا ہے اس کا مقابلہ کرتا ہے تو خود غرق ہو جاتا ہے اور اللہ اپنے بندے موسیٰ علیہ السلام کو فتح و نصرت سے نوازتا ہے۔

جب طاقت اور قوت کے حربے ناکام ہو جاتے ہیں تو پھر ان کو خریدنے کی کوشش کی جاتی ہے طرح طرح کا لالچ دیا جاتا ہے جس طرح ہمارے ہادی و مولا حضرت محمد مصطفی ﷺ کے ساتھ ہوا چنانچہ اس وقت آپ نے فرمایا:

''اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر آفتاب رکھ دیں اور بائیں ہاتھ پر ماہتاب تب بھی اس کام سے باز نہیں آؤں گا جس کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا''۔

وہ حکم کیا تھا آپ نے فرمایا:

لوگو سنو! کہ اللہ ایک ہے اس کا شریک نہیں وہی عبادت کے لائق ہے بت پرستی شرک ہے۔ بت پرستی اور بد اخلاقی سے بچو میں تمہیں اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں اگر تم لوگ ایمان نہ لائے تو تمہارے اوپر عذاب شدید نازل ہوگا۔

ناممکن ممکن ہو جاتا ہے

پھر اللہ تعالیٰ کی توحید کے نتیجہ میں وہ کام جو ناممکن ہوتے ہیں ممکن ہو جاتے ہیں۔ ذیل میں ایک واقعہ تحریر خدمت ہے۔ مکرم مولانا لئیق احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ برطانیہ اپنے ذاتی مشاہدات کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

مکرمہ نعیمہ جمال صاحبہ آف انگلستان کی والدہ صادقہ حیدر صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ملیں اور اس ملاقات میں زار و قطار رونے لگیں انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹروں نے ہر قسم کے معائنوں کے بعد بتایا ہے کہ ان کے ہاں آئندہ کسی اولاد کی توقع نہیں ان سے بڑھ کر ان کے میاں کی خواہش ہی نہیں بلکہ پر زور مطالبہ تھا کہ بیٹا ہو اس پر حضور نے بڑے درد کے ساتھ دعا کی اور انہیں بڑے وثوق سے خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اولاد سے نوازے گا۔ انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ تمہارے رحم کی حالت ایسی ہے کہ اولاد ہونا ناممکنات میں سے ہے ان کے ہاتھ میں اس وقت ایک سیاہ رنگ کا بیگ تھا انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ تمہاری Tubes گل سڑ کے اس بیگ کی طرح ہو چکی ہیں۔ حضور نے فرمایا ہم پھر بھی خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں چنانچہ خدا تعالیٰ نے اعجازی طور پر انہیں بیٹے سے نوازا تو ولادت سے بہت پہلے حضور نے انہیں ارشاد فرمایا کہ ہونے والے بچے کا نام صادق احمد رکھ لیں اور پھر امۃ السلام منصورہ پیدا ہوئیں جو اب منصورہ منیب احمد کہلاتی ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل ۲۵ تا ۳۱ راگست ۲۰۰۰ء صفحہ:۱۴)

خارق عادت سلوک

جو توحید کے پجاری بن جاتے ہیں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ خارق عادت سلوک کرتا ہے چنانچہ حضرت مولانا رحمت علی صاحب پاڈانگ شہر انڈونیشیا میں ایک مخلص احمدی داؤد احمد کے مکان کے ایک حصہ میں رہتے تھے اس محلّہ کے اکثر مکان لکڑی کے اور بالکل ساتھ ساتھ بنے ہوئے تھے اتفاقاً ایک مرتبہ محلّہ میں آگ لگ گئی اردگرد کے تمام مکانات کو راکھ کرتی ہوئی مولانا صاحب کی رہائش گاہ کے قریب پہنچ گئی حتیٰ کہ اس کے شعلے مولانا صاحب کے مکان کے چھجے کو چھونے لگے چنانچہ یہ صورت حال دیکھ کر تمام احمدی اور غیر احمدی محلّہ دار حضرت مولانا رحمت علی صاحب کو باصرار کہنے لگے کہ وہ فوری طور پر مع سامان اس عمارت سے باہر نکل آئیں مگر مولانا صاحب نے ان کی ایک نہ مانی اور دعا میں لگے رہے اور بڑے اطمینان سے انہیں تسلی دیتے رہے کہ:

یہ آگ ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکے گی یہ مکان حضرت مسیح موعود کے ایک مرید کا ہے حضرت اقدس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے''

پس یہ آگ اس عمارت کو بھسم کرنے میں ناکام ہو کر رہے گی اور جہاں تک پہنچی ہے وہیں رک جائے گی کیونکہ آگ خدا کے حکم سے حضرت مسیح موعود اور آپ کے سچے مریدوں کی غلام ہے۔

چنانچہ حضرت مولانا رحمت علی صاحب ابھی یہ بات کر ہی رہے تھے کہ بادل امنڈ آئے اور موسلا دھار بارش شروع ہو گئی جس نے آناً فاناً اس آگ کو بالکل ٹھنڈا کر کے رکھ دیا اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اجازت نہ ہوئی۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔ (کشتی نوح) الفضل ۹ ردسمبر ۱۹۳۸ء)

دلیل ہستی باری تعالیٰ

ماڈل ٹاؤن لاہور میں ایک مجلس مذاکرہ تھا حضرت مولانا عبد المالک خاں صاحب صدارت فرما رہے تھے سوال و جواب کا سلسلہ جاری تھا ایک صاحب نے ہستی باری تعالیٰ کی دلیل مانگی اس پر آپ نے فرمایا۔

کسی عدالت میں دو گواہ کسی گواہی کے لئے مل جائیں تو مقدمہ جیت جاتے ہیں مگر جس بات کی گواہی دنیا کے ایک لاکھ چوبیس ہزار معزز ترین انسان دیں اس کے بارہ میں کیا شک رہ جاتا ہے وہ اللہ کے انبیاء ہوتے ہیں اور نبی جس دور میں بھی آیا اس وقت کے انسانوں میں سب سے زیادہ سچ بولنے والا اور سب سے بڑا عزت والا انسان ہوتا ہے اس پر وہ صاحب خاموش ہو گئے اور عرض کیا مجھے تسلی بخش جواب مل گیا ہے۔

خدا تعالیٰ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔

قیام توحید کے بارہ میں فرمایا۔

کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں؟ اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔ (کشتی نوح)

پھر منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

پس جب انسان زندہ خدا کو چھوڑتا ہے تو قبر پرست ہو جاتا ہے تعویز گنڈے کا سہارا لیتا ہے یا پھر نجومیوں کی طرف بھاگتا ہے تو ہمات کا شکار ہو جاتا ہے شیطان اس کا دوست بن جاتا ہے اور ہر کامیابی ناکامی میں بدل جاتی ہے کیونکہ جس نے ہر چیز پیدا کی جس کو ہر قدرت حاصل ہے جس کے پاس ہر چیز کا لامحدود خزانہ ہے جو معجزات دکھاتا ہے جو انہونی کو ہونی کرتا ہے جو سب سے بڑا ہے جس کا بار بار اقرار کرتا ہے کہ اللہ اکبر ہے اس کے سوا کسی کا کوئی چارہ گر نہ تھا نہ ہے اور نہ کبھی ہوگا وہی حی و قیوم ہے ساری صفات کے ساتھ ہمیشہ سے زندہ ہے ہر ایک چیز نے اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے وہی غنی ہے باقی ہر چیز اس کی محتاج ہے۔ ساری دنیا کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جس نے جھوٹے معبود کی پرستش کی نامراد رہا جس نے زندہ خدا کی عبادت کی ہر رنگ میں کامیاب ہوا۔

پس دعا کرنی چاہئے کہ ہم زندہ خدا کو زندہ طاقتوں کے ساتھ ماننے والے ہوں اور ہر اس راہ پر چلنے کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہوتا ہے جس سے خدا راضی ہو جاتا ہے دین و دنیا کی کامیابیاں اس کو مل جاتی ہیں اور ساری دنیا کی ساری طاقتیں بھی پوری قوت سے اس کو ناکام کریں تو بھی خود ناکام ہو جاتے ہیں اور وہ اکیلا ہی کامیاب ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے ساتھ تائید الٰہی ہوتی ہے اس کی مدد ہوتی ہے جو سب سے بڑا مددگار ہے۔ ہاں جو کوئی چاہتا ہے کہ اللہ اس کو مل جائے تو ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرے۔

کہ جو شخص اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتا ہے اسے چاہئے کہ نیک اور مناسب حال کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔ (کہف آیت ۱۱۱)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے دعائیہ شعر پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

فضل خدا کا سایہ ہم پر رہے ہمیشہ
ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گزرے

☆☆☆

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

جماعت احمدیہ کے قیام سے قبل

عالم اسلام کا دردناک منظر

......محترم دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت ربوہ......

''اے دانشمند و تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحت عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمۂ اسلام و اشاعت نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کے لئے اور نیز اُن کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور یقین بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور اپنے رسول کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کر کے دکھلایا بلکہ آئندہ کے لئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا''

(ارشاد مسیح موعودؑ منقول ''فتح اسلام'' صفحہ: ۷تا۹ طبع اول جمادی الاول ۱۳۰۸ھ/۱۰رجنوری ۱۸۹۱ء)

جماعت احمدیہ کا قیام ۲۳/مارچ ۱۸۸۹ (مطابق ۲۰/رجب ۱۳۰۶ھ) کو بمقام لدھیانہ عمل میں آیا جبکہ مجدد وقت مامور عصر سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے پہلی بیعت لی اور چالیس بزرگوں نے جن میں اول نمبر پر حاجی الحرمین الشریفین حضرت حکیم حافظ نور الدین بھیروی جیسے بے مثال عاشق شامل تھے امام الزمان کے دست مبارک پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا۔

دنیا بھر میں اپنی نوعیت کے اس بے نظیر روحانی اجتماع کے وقت عالم اسلام کتنے ہولناک دردانگیز اور ہوشربا دور میں داخل ہو چکا تھا اس کی جگر پاش اور روح فرسا منظر کشی اس زمانہ کے ایک عالم دین جناب مولانا سید ابو بکر بن حسن اسد اللہ شاہ آبادی نے اپنی کتاب کشف الملثام عن غربۃ الاسلام میں کی یہ کتاب بیعت اولیٰ ۱۸۸۹ء سے صرف چند ماہ قبل ۱۳۰۵ھ میں آگرہ سے شائع ہوئی تھی۔

ذیل میں اس کتاب کے بعض اہم اقتباسات ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں:

رہا دین باقی نہ اسلام باقی

''سنہ پانسو ہجرت تک امت اسلام کو وہ قوت وظہور حاصل تھا کہ اوسکا نظیر معلوم نہیں ہوتا پھر جب سے کہ دولت اسلام کی بغداد سے ہاتھ پر تتار کے جاتی رہی تب سے اگرچہ نام اسلام کا باقی رہا لیکن ساتھ نہایت غربت و ندرت و قلت کے یہاں تک کہ ایک ہزار سال ہجرت کے ختم ہوئے اوسکے ساتھ ہی رہی سہی عزت و دولت بھی زائل ہوگئی اور اقطار ارض سے حکومت اسلام کی جو کہ بطور طوائف الملوک برائے نام باقی رہ گئی تھی وہ بھی فنا پذیر ہونے لگی اور اس مدت ما بعد الف میں جسکی تعداد اسوقت تک تین سو پانچ برس ہوتے ہیں کارخانہ علم دین اور تقاوت و طہارت کا زمرہ علماء و عوام مسلمین سب میں شکست ہو گیا عقائد و مذاہب میں خلل آ گیا اعمال مین فتور اقوال میں قصور پڑ گیا نام کی مسلمانی بھی پورے طور پر باقی نہ رہے زمانہ و اہل زمانہ مصداق اس حدیث مرفوع علی مرتضیٰؓ کے ہو گئے یُوْشِکُ اَنْ یَّاتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْآنِ اِلَّا رَسْمُہٗ مَسَاجِدُہُمْ عَامِرَۃٌ وَّھِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْھُدٰی عُلَمَاؤُھُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَۃُ وَفِیْھِمْ تَعُوْدُ (رواہ بیہقی فی شعب الایمان) یعنی نزدیک ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ اسلام کا فقط نام اور قرآن کا فقط نقش باقی رہیگا دگر ہیچ مسجدیں آباد ہونگی یعنی ظاہر کے نمازی بہت ہونگے لیکن ہدایت سے ویران ہونگے کوئی اونمیں دین کی راہ پر نہوگا علماء اونکے اون سب لوگوں سے بدتر ہونگے جو آسمان کے نیچے ہیں اوہیں کے پاس سے فتنہ نکلیگا اور اونہیں کے اندر پھر کر جائیگا مطلب یہ کہ اسلام کا فقط نام رہ جائیگا جیسے لفظ نماز روزہ زکوٰۃ حج اور قرآن کو بطور عادت کے قرأت و کتابت کرینگے نہ بطور تحصیل علم و عبادت کے مسجد میں واسطے ریا و سمعہ کے جائینگے یا سوال کرنے اور خبر لگانے اور باتین بنانے کے نہ واسطے طاعت و عبادت کے علماء بدعات و منکرات نکال کر فتنہ برپا کرینگے ایک دوسرے کو کافر بتا کر اپنا ایمان برباد کر دینگے بہر حال یہ حدیث بھی ایک معجزہ ہے کیونکہ سارے امور مطابق ارشاد حضور کے واقع ہوئے'' (صفحہ ۶-۷)

بنی اسرائیل کے ہمرنگ تہتر فرقوں کا ظہور

حدیث ابی واقد لیثیؓ مین بذیل قصہ ذات انواط فرمایا ہے وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَرْکَبُنَّ سُنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ (رواہ الترمذی) یعنی واللہ تم اگلوں کی چال پر چلو گے اس اجمال کی تفصیل قلیل حدیث ابن عمر میں یوں فرمائی ہے لَیَاتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ کَمَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰی اِنْ کَانَ مِنْھُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّہٗ عَلَانِیَۃً لَکَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَصْنَعُ ذٰلِکَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَاحِدَۃً قَالُوا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ رواہ الترمذی وفی روایۃ احمد وابی داؤد عن معاویۃ ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ وھی الجماعۃ وانہ سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بھم تلک الاھواء کما یتجاری الکلب بصاحبہ لا یبقی منہ عرق ولا مفصل الا دخلہ یعنی جو کچھ بنی اسرائیل پر گزرا وہی ماجرا میری امت پر بھی ہونیوالا ہے جیسے ایک پاپوش برابر دوسری پاپوش کے ہوتی ہے یعنی بلا تفاوت یہاں تک کہ اگر اونمیں کسی نے اپنی ماں سے علانیہ زنا کیا ہوگا تو اس امت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جو یہ کام کرینگے معلوم ہوا کہ یہ امت اہل کتاب کی کچھ فقط اونکے بدعیات و تحریفات ہی میں نہیں کریگی بلکہ کبائر ذنوب میں بھی اونکے مقلد بنے گی مصداق اس حدیث کا ہمنے بھی سنا کہ بعض امراء نے اپنے باپ کی منکوحہ سے زنا کیا حالانکہ وہ ماں ہی کے حکم میں ہوتی ہے اور بہو بیٹی سے زنا کرنا تو بہت جگہ مشہور ہے اسکے بعد حضرت نے یہ خبر دی ہے کہ بنی اسرائیل بہتر فرقے ہو گئے تھے اور یہ امت تہتر فرقے ہو جائیگی یہ سب فرقے دوزخ میں جائینگے مگر ایک گروہ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہوگا وہ جماعت ہے اور اس امت میں کچھ ایسے لوگ ظاہر ہونگے کہ یہ اھواء یعنی بدع اونمیں اسطرح سرایت کر جائیگی جسطرح کہ کوئی کتے کا کاٹا ہوا ہوتا ہے کوئی رگ اور جوڑ باقی نہ رہیگا لیکن وہ ہوی اوسمین داخل ہوگی یہ گویا اخبار ہے کثرت بدعت و اہل بدعت سے اور یہ بات بتاتی ہے کہ بدعت کا اثر اونکے اندر ایسا ہوگا کہ ہر رگ و ریشہ میں پہنچ جائیگا اس خبر کا مصداق بھی ایک عمر دراز سے اس امت میں مشہور ہو رہا ہے اور بہتر فرقے بھی ہو چکے۔'' (صفحہ: ۸-۹)

کلمہ گو فساق کا صلحاء مسلمین کے خلاف محاذ

''وہ غرباء اسلام جو ایسے لوگونکے زمانہ میں ہونگے اونکا حال یہ بیان فرمایا ہے یاتی علی الناس زمان الصابر فیھم علی دینہ کالقابض علی الجمر رواہ الترمذی عن انسؓ یرفعہ وقال ھذا حدیث غریب اسنادا یعنی لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آیگا کہ جو کوئی اونمیں اپنے دین پر صبر کریگا وہ گویا ہاتھہ مین چنگاری آگ کی لیتا ہے ہمارے نزدیک اسمیں کچھ شک نہیں ہے کہ جس زمانہ کے بابت یہ خبر دی ہے وہ یہی ہمارا زمانہ ہے اسلئے کہ اس زمانہ میں ہر طرف ظہور دجاجلہ کا ہے اور جو کوئی نام اتباع سنت کا لیتا ہے وہ حلال الدم والمال سمجھا جاتا ہے اسلام کی بات کہنا مسلمانوں کا سا کام کرنا سخت مشکل پڑ گیا ہے خود یہی فساق اہل اسلام صلحاء مسلمین کو آنکھہ بھر کے دیکھ نہیں سکتے ہیں پھر غیر مسلم کا کیا شکوہ ہے کہ وہ تو ہر طرح پر ہمسے اجنبی ہیں۔

من از بیگانگاں ہر گز نہ نالم
کہ بامن ہر چہ کرد آن آشنا کرد

فتنہ منافقت کی انتہاء

''رواج ان خصال نفاق کا غالب اہل اسلام میں اسدرجہ تک پہنچ گیا ہے کہ بڑے بڑے اکابر و اہل علم و فقیر بھی اوس سے بچ نہیں سکتے ہیں پھر جہال و عوام کا کیا ذکر ہے کہ اونکا تو پیشہ ہی ہے کہ رات دن جھوٹ بولیں عہد کر کے بدل جائیں گالی گلوج کیا کریں پھکولٹرین، امانت میں خیانت کرتے رہیں ریاست کے اہلکاروں کو جسنے دیکھا ہے یا اخوان امارت کی صحبت جسکو نصیب ہوئی ہے اوسکو تجربہ نفاق خالص کا بخوبی حاصل ہے رہے عامہ مردم سو انکے نفاق و خلاف سے تو ہر کوئی واقف ہوتا ہے ان خصال کے رواج نے اور بھی رہی سہی رونق اسلام کی برباد کر دی اور تخم غربت کا زمین ایمان میں بو دیا انا للہ۔'' (صفحہ: ۳۶-۳۷)

''ایک سبب غربت اسلام کا یہ ہے کہ رواج امر معروف و نہی منکر کا جاتا رہا حالانکہ بڑی فضیلت اس امت کو اور امم پر یہی تھی کہ یہ آمر و ناہی ہے اور کتاب و سنت دلیل ہیں انکے وجوب پر یہ وجوب کچھ امراء و ملوک و علماء و اولیا و صلحاء ہی پر نہیں ہے بلکہ ہر فرد مسلمان پر غایت یہ ہی کہ امیر تغییر منکر کی ہاتھہ سے کر سکتا ہے اور عالم زبان و بیان سے اور عامی دل سے پھر اگر کسی کے دلمیں بھی برائی اُس منکر کی نہیں آئی ہے تو وہ ایمان سے بے بہرہ ہے اسلئے کہ حدیث میں درجہ سوم کو اضعف ایمان فرمایا ہے اور کسی جگہ یہ ارشاد کیا ہے کہ لیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل اس وعید کو دیکھو اور اغماض و سکوت اہل علم کو قیاس کرو ہم کسی اور جگہ کا کیا شکوہ کریں خود حرمین شریفین اس تعامل سے معطل ہے ولہذا جس شہر قریہ قصبہ کو دیکھا جاتا ہے وہاں وہ کثرت منکرات و رواج محرمات کی ہے جو کہ حسنات کے لئے درکار تھے اور حسنات کا وہ قحط ہے جو واسطے سیئات کے چاہئے تھا آگے عوام مجالس وعظ و تذکیر جمع بھی ہو جاتے تھے اب تو کوئی وعظ سننے کا نام تک نہیں لیتا ہے پہلے خواص اہل علم سے شرماتے تھے اب وہ علماء پر لائن طاعن ہیں آگے ملوک صلحاء سے طالب نصیحت و وصیت ہوا کرتے تھے اور انکی سخت و درشت کہنے پر ڈر جاتے اور اپنے افعال بد پر نادم ہو کر رو دیتے تھے اب وہ اہل صلاح و علم کو کتے سوئر سے زیادہ بدتر جانتے ہیں اور نفرت کرتے ہیں اور اگر نصیحت کرو تو درندہ کی طرح پھاڑ کھانیکو طیار ہوتے ہیں اس سے زیادہ اور کیا غربت اسلام کی ہوگی۔'' (صفحہ: ۷۳)

اشراط ساعت پوری ہو چکیں ظہور مہدی و نزول عیسیٰ قریب

''جسقدر اشراط صغریٰ قیامت کا ذکر احادیث مرفوعہ میں آیا ہے اس مدت تیرہ صد سال ہجرت میں وہ ساری امارات ساعت وقتاً فوقتاً روی زمین پر ظاہر ہو چکے اب فقط ظہور علامات کبریٰ قیامت کا باقی ہے جسکا مقدمہ ظہور مہدی و نزول عیسیٰؑ و خروج دجال ونحوہا ہوگا یہ نشانیاں انصرام دنیا و نفخ صور کی جو نفخ سے پہلے نمایاں ہونے والی تھیں اور ہو چکیں ہیں بہت ہیں اسجگہ شمار انکا خصوصاً ہمراہ ادلہ

| باقی صفحہ | (9) پر ملاحظہ فرمائیں |

اُذکروا موتاکُم بالخیر

محترم مولوی سید فضل عمر صاحب کٹکی مرحوم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ذکر خیر

سید شاہد احمد نمائندہ ہفت روزہ بدر سونگڑہ اُڑیسہ

محترم مولوی سید فضل عمر صاحب کٹکی مرحوم سابق مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پیدائش صوبہ اُڑیسہ کے قصبہ سونگھڑہ میں ایک مخلص بزرگ محترم سید عبدالمنعم صاحب مرحوم سابق نائب امیر جماعت احمدیہ اُڑیسہ کے ہاں مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۲۲ء کو ہوئی تھی۔ آپ کو صوبہ اُڑیسہ کے ایک جید عالم دین بزرگ محترم مولوی سید انعام رسول صاحب کٹکی مرحوم کے نواسہ ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔

ابتدائی گھریلو تعلیم و ہائی سکول کی تعلیم کے بعد آپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعودؓ کی تحریک وقف زندگی سے متاثر ہوکر مورخہ یکم جولائی ۱۹۴۴ء کو مع اپنے برادر نسبتی محترم سید عبیدالسلام صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ بھوبنیشور و سونگھڑہ اپنے آپ کو سلسلہ کی خدمت کیلئے پیش کردیا۔ ہردو کو وقف کیلئے منتخب کرنے سے قبل سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی خدمت اقدس میں مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۴۵ء بمقام قصر خلافت قادیان حاضر کیا گیا تو محترم مولوی صاحب مرحوم کا بیان تھا کہ انٹرویو کیا تھی صرف اس قدر کہ آقا نے غلاموں پر سر سے پیر تک اپنی مقدس نگاہیں پھیر دیں صرف اسی پر ہی آقا نے غلاموں کو چُن لیا۔ نیز یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی کہ

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

الغرض مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۴۵ء کو سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشاد پر آپ کا داخلہ دیہاتی مبلغین کلاس میں کردیا گیا پھر بحیثیت مبلغ سلسلہ صوبہ اُڑیسہ کے شہر بھدرک میں مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۴۷ء کو تقرر کردیا گیا۔ پھر مورخہ ۳ اگست ۱۹۴۷ء کو بغرض مزید ٹریننگ مرکز قادیان بلایا گیا اور بعد از تکمیل ٹریننگ میدان تبلیغ میں بھیج دیا گیا۔ اس لحاظ سے آپ کو صوبہ اُڑیسہ کا پہلا باقاعدہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہونے کا شرف حاصل رہا۔ (ملخص از نوٹ محترم مولوی صاحب مرحوم)

دوران قیام مرکز قادیان سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ و بزرگان جماعت کی صحبت و ذرہ نوازی کے ایمان افروز واقعات بکثرت ہمیں سنا کر اپنی گزری یادیں تازہ کیا کرتے تھے۔ بارہا سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی مجلس عرفان میں حاضر ہونے اور آپؓ کا جسم اطہر دبانے اور پہلی بار اپریل ۱۹۴۶ء کی مجلس مشاورت میں شرکت کا شرف آپ کو حاصل رہا۔

آپ کا بیان تھا کہ آپ نے سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ سے ۱۷ اپریل ۱۹۴۷ء مرکز قادیان میں پہنچ کر بمقام قصر خلافت ملاقات کرکے علاقہ سونگھڑہ میں مخالفت پر دُعا کی درخواست کی نیز اپنے والد محترم سید عبدالمنعم صاحب مرحوم سابق نائب امیر صوبہ اُڑیسہ کی تصنیف تاریخ کی کتاب "A Popular History of India" جو صوبہ بھر میں ان دنوں ہائی سکول میں بطور نصاب کے لگی تھی۔ پیش کرکے حضور سے خوشنودی حاصل کی۔ مذکورہ کتاب میں "مذہبی مصلح" کے عنوان سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ آپ تا ریٹائرمنٹ بھدرک، کٹک، کیرنگ، کرڈاپلی، پنکال، کوٹپلہ، سونگھڑہ، ارد، لوہاردگہ، رانچی، وغیرہ مقامات میں متعین ہو کر خدمت دین کرتے رہے۔ نیز سلسلہ کے کاموں میں پیش پیش رہے اپنے زمانہ تبلیغ میں کثرت سے وزراء، سیاسی و دینی رہنما سرکاری افسران و سرکردہ شخصیات سے مل کر تبلیغ حق کرتے نیز قرآن مجید مترجم و دیگر لٹریچرز پہنچاتے رہے۔ صوبہ کی بعض بڑی و چھوٹی لائبریریوں، کالجز، سکولز وغیرہ کی ذمہ دار شخصیتوں سے مل کر سلسلہ کی کتب و رسائل قیمتاً و مفت رکھواتے تھے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ بھی میدان تبلیغ میں آپ کے ساتھ ہر ممکن تعاون دیتیں تنگدستی کے موقع پر بھی آپ نے معمولی وظیفہ میں صبر و شکر و بشاشت سے گزارہ کرکے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دی۔ اپنے زمانہ تبلیغ کے دوران محترم مولوی صاحب مرحوم کو سیاسی لیڈران۔ اعلیٰ سرکاری افسران سے ملاقات میں شامل وفد رہنے کا موقعہ ملا ہے۔ لوکل ہندو دوستوں میں تبلیغ کی خاطر بزبان اُڑیسہ ایک کتابچہ بعنوان "کلکی اوتار" مرکز سلسلہ کی اجازت سے شائع کرکے تقسیم کرتے رہے۔

آپ کا ۱۹۵۵ء میں صوبہ اُڑیسہ میں ہوئی سیلاب زدگان کے ریلیف کاموں میں دوسرے احباب کے ہمراہ شامل ہوکر خدمت خلق کی سعادت کا ذکر "تاریخ احمدیت" جلد ہشتم میں موجود ہے۔

آپ کو دوران قیام مرکز قادیان سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے افراد نیز حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ، حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ، حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ، حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہان پوریؓ وغیرہم بزرگان سلسلہ کی رفاقت حاصل رہی۔ نیز تقسیم ہندوپاک کے پُر آشوب دور میں مرکز قادیان کی خدمت کے سلسلہ میں کسی قدر حصہ لینے کے بعد براستہ لاہور (رتن باغ) و کراچی پھر بذریعہ بحری جہاز بمبئی کے راستہ واپسی کی ایمان افروز داستان آپ بہت ہی رشک کے ساتھ بیان کیا کرتے تھے۔

خاندان حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے بیحد شیدائی و فدائی تھے اور ہمیں اس کی بار بار تلقین کیا کرتے تھے۔ تقسیم ملک کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب مرحوم، محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب مرحوم و محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحبت و رفاقت نیز ان کی ذرہ نوازی کا ہر لحہ مرہون منت رہے۔ جب آپ کا خاندان مسیح موعودؑ کے کسی بھی فرد سے سامنا ہوتا چہرے پر عقیدت کا رنگ نمایاں ہو جاتا اور مجسم انکسار بن کر کھڑے ہوجاتے۔

سلسلہ کے اخبارات و رسائل سے بیحد لگاؤ تھا۔ اپنے ہاں باقاعدگی سے اخبار الفضل، بدر، الفرقان، خالد، انصار اللہ، تحریک جدید وغیرہ۔ منگواتے خود استفادہ کرتے اور ہمیں بھی کرواتے۔ ناچیز راقم الحروف سے صحت کے ایام سے تا وفات جب بھی ملتے خاص طور سے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و مصروفیات کے حالات دریافت کرتے۔

محترم مولوی صاحب مرحوم کی صحت کے ایام میں پوری کوشش ہوتی تھی کہ مرکز احمدیت قادیان و ربوہ کے جلسہ سالانہ پر جائیں۔ جلسہ سالانہ قادیان کے علاوہ سیدنا حضرت المصلح موعودؓ کی طویل علالت کے دوران مع فیملی دوبار اور دور خلافت ثالثہ میں ایک بار ربوہ جاکر جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کے مواقع پر حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدی مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، محترم سید داؤد احمد صاحب ناظر خدمت درویشان کی شفقت و تعاون کا اشکبار آنکھوں سے ذکر کرکے دُعا کرتے رہا کرتے تھے۔ آپ کو خلافت احمدیہ اور نظام جماعت کا بیحد احترام تھا بارہا تکرار کے ساتھ خلافت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ بعد از ریٹائرمنٹ عدم صحت کی بناء پر اپنے وطن میں مقیم ہوکر جس قدر ممکن ہوا خدمت دین میں مصروف رہے۔

وفات سے تقریباً ۷ سال قبل ہی بعارضہ بندش پیشاب علیل رہے۔ ڈاکٹروں کی تاکید کے باوجود بوجہ کمزوری دل آپریشن سے گھبراتے رہے صرف دوائی پر اکتفاء کیا۔ یہاں تک کہ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۹۹ء بوجہ تشویشناک علالت داخل ہسپتال کئے گئے۔ پہلے توافاقہ ہوگیا پھر TUR SURGERY کے ذریعہ آپریشن کی پیشکش کو بلا جھجک قبول کر کے آپریشن کروالیا لیکن بعد آپریشن بوجہ دمہ وغیرہ سے حالت تشویشناک صورت اختیار کرگئی افسوس باربار علاج کے صحت یابی نہیں ہوسکی اور مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۹ء بروز بدھ اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ کی شادی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت سید نیاز حسین صاحبؓ کی پوتی سے ہوئی تھی جو سید غلام احمد صاحب نائب امیر سونگھڑہ کی بیٹی تھیں جن سے ۵ بیٹے اور چار بیٹیاں ہوئیں۔ الحمدللہ کہ تمام لڑکیاں اور دو لڑکے شادی شدہ ہیں۔ وفات سے دو تین سال قبل مولا کریم سے بصورت دُعا بار بار التجاء کرتے سُنا گیا کہ "اے اللہ تو مجھے اُس وقت تک حیات دے جب تک کہ اپنی غیر شادی شدہ بچی کا معقول و مناسب رشتہ طے نہ پا جائے۔ مولا کریم نے آپ کی دُعا کو شرف قبولیت بخشا اور وفات کے صرف چار ماہ قبل اس بچی کا مناسب رشتہ طے پا گیا نیز اس کی تقریب رخصتانہ آپ نے خود اپنی نگرانی میں انجام دی۔

وفات سے قبل آپریشن کے چند دن بعد باوجود شدید کمزوری و نقاہت کے اپنے بچوں

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

مجلس انصار اللہ کالیکٹ کا سالانہ اجتماع

الحمدللہ مجلس انصار اللہ کالیکٹ کا سالانہ اجتماع مورخہ 11.2.2001 بروز اتوار صبح نو بجے بیت القدوس میں زعیم انصار اللہ کالیکٹ محترم ٹی احمد سعید صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ کے۔ اے نذیر احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے پروگرام کا آغاز ہوا صوبائی امیر جناب اے پی کنجاموصاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں تبلیغی میدان میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کی ہدایت دی۔ بعد ازاں مہمان خصوصی انصار اللہ صوبائی ناظم اعلیٰ محترم بی ایم کویا صاحب نے تقریر کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کالیکٹ مجلس انصار اللہ کی تعریف کرتے ہوئے صوبہ کی تمام مجالس کو ان کا نمونہ اپناتے ہوئے کام کرنے کی نصیحت کی۔ اس کے بعد مبلغ انچارج مکرم مولوی محمد عمر صاحب نے مجلس انصار اللہ کی غرض و غایت کے بارہ میں وضاحت کے ساتھ مجلس کو آگاہ کیا۔

افتتاحی تقریب کے بعد مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے جس میں بیحد دلچسپی کے ساتھ تمام اراکین نے شرکت کی دو تربیتی کلاسیں بھی لگائی گئیں۔ محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب نے اپنی کلاس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دلکش سیرۃ پر اور مکرم مولوی محمود احمد صاحب نے ہستی باری تعالیٰ کے عنوان پر روشنی ڈالی۔

اردگرد کی مجالس سے بھی احباب بڑے شوق کے ساتھ اس اجتماع میں شامل ہوئے جن کی تعداد 150 تھی شام چھ بجے پروگرام کا اختتام ہوا، صدر اجلاس نے تمام مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔ صوبائی امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے محترم مولوی محمد عمر صاحب کی اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

(نذیر احمد عطار۔ سیکرٹری تعلیم مجلس انصار اللہ کالیکٹ)

چار روزہ ریفریشر کورس برائے معلمین سرکل مرشد آباد بنگال

مورخہ ۱۷ جنوری تا ۲۰ جنوری برہم پور سرکل مرشد آباد میں معلمین کرام کا چار روزہ ریفریشر کورس منعقد ہوا جسمیں ۵۰ معلمین شامل ہوئے۔

مندرجہ ذیل مضامین پر معلمین کو تعلیم دی گئی۔ (۱) امام مہدیؑ کا ظہور (۲) وفات مسیحؑ (۳) نظام جماعت (۴) چندہ عام/جلسہ سالانہ تحریک جدید۔ (۵) وقف جدید (۶) داعی الی اللہ کی ذمہ داریاں۔

مورخہ ۱۷ جنوری بعد نماز فجر تلاوت قرآن پاک سے کلاس کا آغاز ہوا۔ تمام پروگرام میں مکرم ماسٹر محمد مشرق علی صاحب صوبائی امیر جماعت احمدیہ بنگال آسام شامل ہوئے۔ بلکہ آپ نے مندرجہ ذیل مضامین پر درس بھی دیا۔ وفات مسیحؑ، امام مہدی کا ظہور، داعی الی اللہ کی ذمہ داریاں پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اساتذہ کرام نے بھی درس دیا۔ مکرم مولوی امیر حمزہ صاحب، مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب، مکرم مولوی عبدالقیوم صاحب صدر جماعت احمدیہ ہرھری نیز قادیان دارالامان سے تشریف لائے ہوئے مکرم مولوی عبدالمومن صاحب راشد انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان اور مکرم عبدالحمید صاحب کریم قائد علاقائی بنگال آسام اور خاکسار نے بھی معلمین کی کلاسیں لیں۔

الحمدللہ اس چار روزہ کلاس کے دوران ہی ۱۴ افراد بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرشد آباد کو جلد از جلد احمدیت کے آغوش میں آنے کی توفیق بخشے تاکہ احمدیت کی نور سے مرشد آباد منور ہوجائے۔ آمین۔ آخر پر معلمین کا تقریری مقابلہ کروایا گیا۔ اول دوم سوم آنے والے معلمین کو محترم امیر صاحب نے انعامات سے نوازا۔ (فاروق احمد بنگالی سرکل انچارج برہم پور)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۰۱-۲-۸ کو دوسری بچی سے نوازا ہے جس کا نام حضور انور نے ''جمیلہ'' رکھتے ہوئے اُسے ازراہ شفقت تحریک وقفِ نو میں شامل فرمایا ہے۔ خاکسار کی بڑی بچی بھی تحریک وقفِ نو میں شامل ہے۔

نومولودہ مکرم شکیل احمد صاحب ساکن بجوپورہ ضلع سہارنپور یوپی کی پوتی اور مکرم ایم بی ابو بکر صاحب انڈیمان کی نواسی ہے۔ بچی کے نیک صالح خادم دین ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(اعانت بدر -/۱۰۰ روپے) (عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

درخواست دُعا

خاکسار کی بیٹی ثمینہ بیگم صاحبہ آف کیرنگ اڑیسہ کو پچھلے دنوں فالج کا حملہ ہوا جس کی وجہ سے کافی تکلیف میں ہے۔ کامل شفایابی نیز ہم سب کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (میر حشمت کیرنگ اڑیسہ)

خاکسار کی دینی دنیاوی ترقیات تمام پریشانیوں کے ازالہ اور والدین کی صحت وسلامتی کے لئے نیز بھائیوں کی دینی و دنیاوی ترقیات صحت وسلامتی امتحان میں نمایاں کامیابی اور بہتر روزگار کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (اصغر احمد آف کالا بن لوہا کہ راجوری)

بنارس میں رمضان المبارک کے لیل ونہار

اللہ کے فضل سے احباب و خواتین جماعت احمدیہ بنارس نے ماہ رمضان سے بھرپور استفادہ کیا۔ خاکسار، مکرم قمر الحق خان صاحب اور شیخ مجاہد احمد صاحب نماز تراویح پڑھاتے رہے خاکسار ہر روز صبح بعد نماز فجر درس دیتا عبادات و ریاضت کے پرکیف ماحول میں ماہ رمضان گذارنے کی توفیق ملی۔ اللہ ہماری عبادت کو قبول فرمائے۔ (آمین)

(سید قیام الدین برق مبلغ بنارس)

جماعت احمدیہ خانپور (امرتسر) میں عیدالاضحیہ کی مبارک تقریب

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ خانپور کے احمدی احباب میں احمدیت کی بدولت غیر معمولی بیداری پیدا ہوئی ہے قبل ازیں یہ اسلام سے دور اور اسلامی روایات سے بے بہرہ تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ ان میں اسلامی روح پیدا ہورہی ہے۔ مورخہ ۶ مارچ کو گاؤں کے سبھی مسلمانوں نے نماز عید ادا کی اور ایک دوسرے کو گلے لگ کر مبارک باد دی۔ (عزیز احمد اسلم سہارنپوری مبلغ جماعت احمدیہ خانپور)

جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ

مورخہ ۲۵ فروری ۲۰۰۱ کو جامع مسجد احمدیہ چک ایرچھ میں (چک ڈینڈو و چک ایرچھ) کا مشترکہ جلسہ یوم مصلح موعود بمکرم و محترم شیخ عبدالحمید صاحب صدر جماعت چک ڈینڈو کی زیر صدارت ہوا۔ مکرم شیخ عبدالغفار صاحب نے پہلی تقریر کی۔ خاکسار کی دوسری تقریر کے بعد مکرم مشتاق احمد رینا صاحب کی تیسری تقریر ہوئی۔ آخر پر صدر جلسہ نے صدارتی خطاب کے بعد دعا کرائی اور جلسہ برخاست ہوا۔

(محمد مقبول حامد، خادم سلسلہ وقف جدید بیرون)

دعائے مغفرت

میرا چھوٹا بھائی عبدالحق بعمر 43 سال مورخہ 4.2.2001 بروز اتوار دوپہر حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

5.2.2001 کو صبح ساڑھے آٹھ بجے جنازہ مکرم نصیر احمد قریشی مربی سلسلہ نے پڑھایا اور احمدیہ قبرستان ہانڈو گوجر لاہور میں تدفین ہوئی۔ قبر کے تیار ہونے پر مکرم غلام نبی صاحب قمر (برادر اکبر) نے دعا کروائی پسماندگان میں بیوہ چھوڑی ہے احباب سے مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالمالک۔ نمائندہ الفضل لاہور)۔

بقیہ صفحہ: (7)

حدیثیہ کے بغایت دشوار ہے ہم نشان انکا واسطے دریافت صاحب شوق کے بتاتے ہیں اول کتاب اشاعۃ لاشراط الساعہ ہے دوم رسالہ اذاعۃ لما کان ویکون بین یدی الساعہ سوم رسالہ قیامت نامہ فارسی للشیخ رفیع الدین الدہلوی تیسری کتاب حجج الکرامتہ یہ سب سے زیادہ اپنے باب میں جامع ہے چہارم رسالہ اُردو اقتراب الساعہ ان کتب و رسائل کے مطالعہ سے ہر شخص یہ بات ثابت کرسکتا ہے کہ اب غربت اسلام کی اقصی غایت کو پہنچ چکی ہے۔'

.....قیام ساعت کا کچھ زید و عمرو سے کہ کر نہو گا بلکہ وہ تو ناگہاں یکایک آموجود ہوگی سب لوگ اپنے اپنے شغل میں لگے ہونگے گہروں بازاروں میں دہندا کرتے ہونگے کہ اچانک آواز نفخ صور کی سنکر راہ عدم اختیار کرینگے اسطرح ظہور مہدیؑ و نزول عیسیٰؑ ایسے وقت میں ہوگا کہ لوگ انکی طرف سے غفلت میں ہونگے بہر حال وقوع جملہ علامات صغری کا بقیر ہاقطمیر باحجت استواء ہے کمال غربت اسلام و انتہاء ظہور ایمان پر اب اسکے بعد بجز ظہور امارات کبریٰ کے کوئی اور درجہ باقی نہیں ہے خدا کرے کہ یہ بساط حیات فانی جلد طے ہو جائے اور ہم غرباء کا خاتمہ شہادت کلمۂ طیبہ پر وقوع میں آئے اللّٰھم آمین ثم آمین۔'' (صفحہ: ۷۶)

حضرت مسیح موعود کا آخری پیغام مسلم اُمّہ کے نام

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے وصال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء سے قبل اپنی یادداشتوں میں مسلم اُمّہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''میں عین ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں جب کہ اس زمانہ میں بہتوں نے یہود کا رنگ پکڑا اور نہ صرف تقویٰ طہارت کو چھوڑا بلکہ ان یہود کی طرح جو حضرت عیسیٰ کے وقت میں تھے سچائی کے دشمن ہو گئے۔ تب بالمقابل خدا نے میرا نام مسیح موعود رکھ دیا نہ صرف یہ کہ میں اس زمانہ کے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں بلکہ خود زمانہ نے مجھے بلایا ہے۔'' (پیغام صلح صفحہ: ۶۳ طبع اول)

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

ارشاد نبویؐ
خَیرُ الزَّادِ التَّقویٰ
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دعا:-
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینٹنگ لین کلکتہ 700001
دکان- 248-5222, 248-1652
رہائش- 243-0794, 27-0471

بقیہ صفحہ: (2)

تیسرے جہاد کے جذبہ سے بھرے ہوئے ان افغانیوں نے امریکن مدد کے خاتمہ کے بعد آسلحہ کی خرید کیلئے نشہ آور زہر کی فروخت سے کام لیا چنانچہ اس کیلئے آج افغانستان اور افغانستان سے ملحق پاکستان کے علاقے نشلی اشیاء کا ایک خوفناک مرکز بن چکے ہیں جس کے فروخت سے اب جہاد کی کارروائیاں دنیا کے مختلف علاقوں میں چل رہی ہیں اور اس کارروائی میں افغانستان کے ساتھ ساتھ پاکستان بھی باقاعدہ فوجی ڈکٹیٹر ضیاء الحق کے زمانے سے شریک ہے وہ ضیاء الحق جو امریکہ کا پروردہ تھا۔ اور جس نے جہاد کی آڑ میں پاکستان میں کلاشنکوف اور ڈرگز کلچر کو پھیلا کر اربوں کی دولت کمائی تھی۔

صرف اسی پر بس نہیں سعودیوں اور امریکیوں نے ایرانی و عراقی تسلط و خوف سے بچنے کیلئے **پہلے کئی سال تک ایران اور عراق کو جذبہ جہاد کے تحت اُلجھائے رکھا جس کا ذرہ برابر بھی فائدہ نہ تو** ایران کو ہوا اور نہ عراق کو۔ اور پھر انہی سعودیوں نے پاکستان اور اس کے ملحقہ ریجن میں شیعوں کے غلبہ کے خاتمہ کیلئے دیوبندی علماء کو ایک منصوبہ کے تحت شیعوں کے خلاف جہاد کیلئے تیار کیا چنانچہ **پاکستان میں پہلے احمدی اور غیر احمدی فساد کو ہوا دی گئی اور مدارس میں باقاعدہ ایسا نصاب تیار کروا** کر جاری کیا گیا جس میں فرقہ وارانہ منافرت کی تعلیم دی گئی تھی۔ ۱۹۸۴ء میں جبکہ پاکستانی احمدی ہر طرح کے مظالم کا شکار ہو رہے تھے۔ انہی دنوں مذہبی تنظیموں کا نام سپاہ Militant Group رکھا گیا **اور جمیعۃ العلماء پاکستان کے مدارس نے صاف اقرار کیا کہ ان کے مدارس میں افغانستان کے طالبان** کو جہاد کی تعلیم دی جارہی ہے۔ انہی دنوں احمدی و غیر احمدی فساد کی عملی ترویج کے ساتھ ساتھ شیعوں کے خلاف بھی منافرت انگیز لٹریچر شائع ہونا شروع ہو گیا تھا۔ چنانچہ ۱۹۸۴ء میں جہاں ایک طرف پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف انسانیت سوز مظالم کا سلسلہ جاری تھا وہیں دوسری طرف شیعوں کے خلاف منافرت پھیلانے والے زہر آلود وہابی لٹریچر کا سلسلہ جاری تھا۔ چنانچہ مولانا منظور نعمانی کی کتاب ''**ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعت**'' انہی دنوں لاہور سے شائع ہوئی جس میں شیعہ فرقہ کے خلاف زہر بھرا ہوا تھا جس کے اثرات اب پاکستان میں تیزی سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ پاکستان کے شیعہ محقق جناب ڈاکٹر عسکری کے مطابق اس کتاب کے نتیجہ میں ایرانی **سفیر مسٹر گنجی کا لاہور میں حق نواز جھنگوی نے قتل کیا تھا (جسے یکم مارچ کو پاکستان کی میانوالی جیل میں پھانسی دی جاچکی ہے۔) اور ملتان کے ایرانی سفارت خانہ کو تباہ و برباد کیا تھا اس کتاب کا مقدمہ** مولانا ابوالحسن علی ندوی دیوبندی نے لکھا ہے۔ مذکورہ کتاب کے بعد وہابیت کی جانب سے شیعوں کے ساتھ ساتھ جماعتِ اسلامی کو بھی لپیٹنے کی کوشش کی گئی ہے۔ چنانچہ ایک کتاب بعنوان ''ابوالاعلیٰ مودودی اور امام خمینی'' شائع کی گئی جس میں شیعوں کے ساتھ ساتھ جماعت اسلامی کے اراکین کی بھی خوب خبر لی گئی ہے اس میں شیعوں کے خلاف اسلامی عقائد اور ان کی جانب سے ختم نبوت پر ڈاکہ کا ذکر کر کے ابوالاعلیٰ مودودی اور جماعت اسلامی کے شیعوں سے تعلقات بتا کر دونوں فرقوں کو خارج از اسلام کیا گیا ہے اور ان سے قطع تعلق کی ترغیب دے کر ان کے خلاف ''دیوبندی جہاد'' نافذ کرنے کی پُر زور تحریک کی گئی ہے۔ اسی کے نتیجہ میں پاکستان میں اب تک کئی ہزار شیعہ موت کے گھاٹ اُتارے جاچکے ہیں۔ یہ کتاب بعد میں ہندوستان میں شیخ الاسلام اکیڈمی دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع کی گئی تاکہ شیعوں کے خلاف وہی ''جہاد'' ہندوستان میں بھی شروع کیا جاسکے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ گزشتہ دور میں پاکستان میں احمدیوں کے خلاف یا شیعوں کے خلاف یا دیگر فرقوں کے خلاف جو بھی منافرت انگیز کارروائیاں ہوتی رہی ہیں پاکستانی فساد کو ہندوستان میں **پھیلانے کیلئے ایک منصوبہ بند طریقے سے اُن تمام اشتعال انگیز کتب کی ہندوستان میں دیوبند اور اس** کے ہم مسلک اداروں کی طرف سے باقاعدہ اشاعت ہوتی رہی ہے۔ یہاں تک کہ دیوبندی مولانا پاکستانی سربراہوں کو جہاد سے متعلق بعض کتب کی افواج پاکستان میں بطور نصاب و درس جاری کرنے کی سفارشیں بھی کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ مولانا ابوالحسن علی ندوی دیوبندی نے ایک مقام پر لکھا ہے کہ:

> ''مَیں نے صدر ضیاء الحق صاحب سے ایک بار کہا تھا کہ فوج میں فتوح الشام وغیرہ اس طرح کی کتابیں پڑھوائی اور سنوائی جائیں جس سے ان میں جذبہ جہاد اور اسلامی غیرت پیدا ہو نیز اسلاف کے مجاہدانہ کارناموں سے واقفیت ہو تو ضیاء الحق صاحب نے فوراً ہی فوج میں اس کو رائج کیا''۔ (بحوالہ ہفت روزہ نئی دنیا ۱۴/۸ فروری ۲۰۰۰ء، صفحہ ۳۰)

اندازہ لگایئے کہ ہندوستان کے دیوبندی سربراہان افواج پاکستان میں جذبہ جہاد پھونکنے کیلئے کس قدر بے تاب ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں جو ہندوستان میں آئی ایس آئی کے ایجنٹ بن کر پاکستانی جہاد کیلئے دن رات کام کرتے ہیں اور ہم یہ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے اس کیلئے ملاحظہ فرمائیں دہلی کے ہفت روزہ ''جرس کارواں'' کی ۲۸ر جون ۱۹۹۷ء کی اشاعت کا ایک حوالہ لکھا ہے:-

''پاکستان کی خفیہ تنظیم انٹر سروسز انٹیلی جنس آئی ایس آئی نے افغانستان میں دراندازی اور طالبان کی آڑ لے کر جو کھیل شروع کیا تھا اس میں کامیابی ملنے سے اب زیادہ بلند حوصلہ ہو گئی ہے اور ہندوستان میں بھی نفاق کی آگ لگانے کیلئے کوششوں میں مصروف ہے۔

آئی ایس آئی کی اس نئی سازش کا سب سے تشویش ناک پہلو یہ ہے کہ اس نے دیوبند مکتبۂ فکر کے لوگوں کو اپنے جھانسے میں لینا شروع کر دیا ہے۔

علمائے دیوبند کے جذبۂ حب الوطنی پر شک کی نگاہ ڈالنے کی جرأت کس میں ہے مگر اس مکتبۂ فکر سے تعلق رکھنے والے طالبان کی افغانستان میں فتوحات نے آئی ایس آئی کو دیوبندیوں پر ڈورے ڈالنے کی ترغیب دی ہے اور ایسے واضح اشارے ملنے لگے ہیں کہ دیوبندیوں کو سرِ منظر لا کر آئی ایس آئی نفاق بین المسلمین کا گھناؤنا کھیل شروع کرنے کی تیاری میں مصروف ہے۔

آئی ایس آئی کی اس نئی سازش کے کئی پہلو ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ مسلمانوں میں خلفشار کا آغاز بالکل بے ضرر طریقے سے کیا جائے یعنی کہ احمدیوں کے خلاف تحریک سے انہیں منظم کیا جائے احمدیہ فرقہ کو پاکستان میں غیر مسلم قرار دیا جاچکا ہے۔ احمدیوں کا صدر مقام قادیان (پنجاب) میں واقع ہے اور اس ملک میں احمدیوں کو بھی مسلمانوں کا ایک فرقہ تصور کیا جاتا ہے۔ دیوبندیوں کو اس کیلئے تیار کیا جارہا ہے کہ وہ مظاہرہ شروع کریں اور خاص کر یہ معاملہ اُٹھائیں کہ احمدیہ فرقہ کو پاکستان کی طرح یہاں بھی قانون بنا کر خارج از اسلام قرار دیا جائے''۔

اب ذرا ٹھنڈے دل سے سوچئے کہ امریکہ کی ایماء پر افغانستان کے جہاد میں شامل ہو کر مسلمانوں کو کیا نصیب ہوا سوائے اس کے کہ وہ آج تک قتل و غارت میں مبتلا ہیں، سوائے اس کے کہ قتل و غارت افغانستان سے نکل کر ریجن کے دوسرے علاقوں میں پھیل گئی سوائے اس کے پورا ریجن بھکمری، جہالت قتل و غارت اور نشہ آور اشیاء کا مرکز بن کر پکے ہوئے ناسوز سے اُٹھنے والی ٹیس کی طرح درد سے کراہ رہا ہے۔

یہ اس جہاد کی ''برکتیں'' ہیں جس کے فتوے انہوں نے اپنی کتب میں دیئے ہیں اور جس کے ذریعہ قتل مرتد اور منافرت کفار کے فتوے دیئے گئے تھے۔ اور اس چیز سے آج سے سو سال قبل **امور زمانہ سیدنا حضرت** اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے منع فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا۔

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے   ہیں درندے ہر طرف مَیں عافیت کا ہوں حصار

کاش مسلمان عافیت کے اس حصار کی بات مان کر صدق و سداد سے اس کی طرف رجوع کرتے تو آج دنیا سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو تا شیعہ کو سنی سے اور سنی کو شیعہ سے جہاد اور قتل و غارت کا خوف نہ ہوتا لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہونگے۔ لہٰذا ان بدترین علماء نے بجائے مامور زمانہ کی طرف رجوع کرنے کے دشمنانِ اسلام کی طرف رجوع کیا جہاد کے متعلق وہی زبان اور قلم استعمال کی جو یہود و نصاریٰ یا آریہ اپنی غلاظت سے بھری کتابوں میں استعمال کرتے تھے وجہ اس کی یہ تھی کہ ان کی ٹریننگ خدا کی طرف سے عطا کردہ علم کی بجائے یورپ کے عیسائی محققین کے ذریعہ اُن کے مفادات کے تحفظ کی خاطر ہوئی تھی لہٰذا انہوں نے ان کا کھلونا بن کر وہی بولی بولنی شروع کر دی جو رچرڈ بل جارج سیل سمتھ یا ڈوزی وغیرہ کی تھی اور پھر اس سبق کو مسلمانوں میں رائج کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یورپ و امریکہ کے مفادات کی تکمیل تو ہو گئی لیکن عالم اسلام سخت قسم کی بے چینی و افرا تفری اور بدامنی کا شکار ہو گیا۔

یورپ و امریکہ کی دجالی طاقتوں کا ایک خطرناک پہلو یہ بھی ہے کہ ایک طرف انہوں نے مسلمان ملاؤں کو سکھا پڑھا کر اپنے مفادات حاصل کر لئے اور دوسری طرف مسلمانوں کی بے کسی و بے چارگی یہ ہے کہ ان کے مفادات کی تکمیل کر کے وہ ''اسلامی دہشت گرد'' بن گئے۔

ٹھنڈے دل سے سوچئے کہ سچے امام مہدی کی صداقت بھری نصیحتوں کو ٹھکرا کر آپ لوگ کہاں سے کہاں چلے گئے ہیں خود تو مصیبتوں کا شکار ہوئے ہی لیکن اسلام کو بھی بدنام کر دیا۔ اب بھی وقت ہے کہ ہم مفاد پرست ملاؤں سے پیچھا چھڑا کر مامور من اللہ کے دامن کو مضبوطی سے پکڑ لیں وباللہ التوفیق۔ (جاری)

(منیر احمد خادم)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسعد محمود بانی
کلکتہ

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
Ph: SHOWROOM : 237-2185,236-9893 WAREHOUSE : 343-4006, 343-4137 RESI : 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX : 91-33-236-9893

بقیہ صفحہ (2)

ہے۔ پس دشمنانِ اسلام کو تو اس عظیم محسن کتاب کا احسان ماننا چاہئے لیکن بجائے اس کے احسان کو تسلیم کرنے کے وہ اس پر اظہار ناراضگی کر رہے ہیں۔

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کیا خوب فرماتے ہیں:

"اسلام وہ پاک اور صلح کا مذہب ہے جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا اور قرآن وہ قابل تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر قوم کے نبی کو مان لیا"۔ (پیغامِ صلح صفحہ ۳۰)

بالآخر مسلمانوں کو تو ہماری یہی نصیحت ہے کہ ہر کاروائی سے انسان کو سبق سیکھنا چاہئے اس موقع پر ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم بجائے بالمقابل تشدد پر اُترنے کے قرآن مجید کی عظمت و شوکت کے اظہار کے انقلاب آفرین پروگرام بنائیں اور ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک قرآنی تعلیمات پہنچانے کا انتظام کیا جائے اس کیلئے ضروری ہے کہ قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم کر کے اس کے نسخوں کو ہر غیر مسلم گھر کی زینت بنا دیا جائے تاکہ انصاف پسند اس کو پڑھ کر خود ہی اپنے اندر ایک روحانی تبدیلی پیدا کر لیں لیکن اگر ان کے لئے ایسا ممکن نہ ہو تو کم از کم وہ اس کی سنہری تعلیمات کو پڑھ کر اپنے مذہب کے فسادیوں کو خود ہی فساد سے باز رکھ سکیں گے۔

بالآخر ہم اپنے دانشور مسلمان بھائیوں سے یہ بھی عرض کرنا چاہیں گے کہ آج وہ ہندوستان میں قرآن مجید کے جلانے پر اس قدر برہم ہو رہے ہیں لیکن انہیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ خود پاکستان میں ایک فرقہ کے مسلمان دوسرے فرقہ کے مسلمانوں کی مساجد سے ان کے شائع کردہ قرآن مجید کو ان کی مسجدوں سے باہر نکال کر نہ صرف جلاتے ہیں بلکہ ان کو پیروں تلے روندتے بھی رہے ہیں (العیاذ باللہ) جس پر غیر مسلم دنیا کی طرف سے ماضی میں مسلمانوں پر یہ اعتراضات ہوتے رہے ہیں کہ جبکہ وہ خود ہی اپنے مذہب کی مقدس کتاب کی عزت نہیں کرتے تو دوسروں سے کیا اُمید رکھتے ہیں۔

پس ضروری ہے کہ ہم اپنے اخلاق و کردار کی طرف بھی جھانک کر دیکھیں اور پھر ہمیں بالغ نظری سے ہمیشہ مخالف کے کسی بھی عمل کے مقابل پر حسین ردّ عمل کی تلاش کرنی چاہئے اور وہ یہی ہے کہ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے اس واقعہ سے سبق سیکھ کر قرآن مجید کی عالمگیر اور وسیع اشاعت کے پروگراموں کو عملی جامہ پہنایا جائے اور اگر قرآن مجید کا حقیقی عرفان حاصل کرنا ہے تو مامورِ زمانہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی اس آواز کو سُنو! آپ فرماتے ہیں!!!

"مجھے خدا تعالیٰ نے علمِ قرآن بخشا ہے اور حقائق و معارف اپنی کتاب کے میرے پر کھولے ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصہ پاؤ۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں"۔ (برکات الدعا صفحہ ۳۶ روحانی خزائن جلد نمبر ۶)

(منیر احمد خادم)

اعلان نکاح

عزیزہ امۃ السمیع صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد ایوب ساجد صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کا نکاح عزیزم مکرم مبشر خان صاحب ابن مکرم بن یامین خان صاحب مرحوم ساکن لندن U.K کے ساتھ مبلغ سترہ لاکھ روپے انڈین کرنسی حق مہر پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے مورخہ 2.3.2001 کو مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ احباب سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر-/150

(انچارج دفتر شعبہ رشتہ ناطہ قادیان)

بقیہ صفحہ (1)

سب پناہ مانگتے ہی ہیں بعض دفعہ شر میں پھنس کر دہریہ بھی اللہ کا نام لینے لگتے ہیں لیکن حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے جو ہمیں طریق کار سکھایا وہ یہ ہے کہ شر ظاہر ہونے سے پہلے پناہ مانگا کرو۔ جب امن کی حالت میں تم ہو اس وقت اللہ سے اس شر سے پناہ مانگو جو تمہارے علم میں نہیں مگر اللہ کے علم میں ہے۔

ایک حدیث حضور نے بیان کی کہ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی بات بتائیں جسے میں مضبوطی سے پکڑ لوں آپ نے فرمایا۔ قل ربی اللہ ثم استقم۔ تو کہہ میرا رب اللہ ہے پھر استقامت اختیار کر۔ اس حدیث کی مختصر تشریح کرتے ہوئے حضور پر نور نے فرمایا کہ منہ سے رب کہہ دینا کوئی مشکل کام نہیں ہے سب لوگ میرا رب میرا رب کہتے ہی رہتے ہیں لیکن رب کہنے کے نتیجہ میں جب رزق کا ابتلا آئے اور انسان سمجھے کہ جب تک میں انسان کے سامنے نہ جھکوں میرا رزق نہیں عطا ہو سکتا تو اس وقت وہ استقامت دکھائے اور اپنے رب کے سوا کسی کے سامنے نہ جھکے فرمایا کہ اس کو صحیح استقامت کہتے ہیں۔ فرمایا ابتلاء میں جو ثابت قدم رہتے ہیں انہیں کو استقامت نصیب ہوتی ہے۔

اگلی حدیث حضور نے بیان کی کہ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ جو شخص اجر اور شہرت کی خاطر جنگ میں حصہ لیتا ہے اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے حضور نے جواب دیا کہ اسے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ صحابی نے تین دفعہ اسی سوال کو دہرایا اور رسول اللہ ﷺ نے تینوں بار یہی جواب دیا کہ اُسے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ صرف اُس عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص اسی کی خاطر کیا گیا ہو اور اس کے ذریعہ اللہ کی رضا چاہی گئی ہو۔

ایک حدیث ترمذی سے حضرت ابو ہریرہ سے مروی بیان کی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کسی شخص کا بہترین اسلام یہ ہے کہ ایک ایسی چیز کو چھوڑ دے جس سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔ حضور پر نور نے اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کی تعریف یہ کس طرح ہوئی کہ ہر اس چیز کو چھوڑ دے جس سے اس کا کوئی تعلق نہیں؟ جس سے تعلق نہیں وہ تو چھوٹی ہوئی ہوتی ہے۔ فرمایا اس میں گہری حکمت یہ ہے کہ اکثر لوگ اس مال کی بھی لالچ کرتے ہیں۔ جو ان کا نہیں ہوتا اس سے دنیا میں بدامنی پھیلتی ہے اور سچا اسلام قائم نہیں ہو سکتا۔ فرمایا آنحضرت ﷺ کے فرمودات کو گہری فکر کی نظر سے پڑھنا چاہئے۔ اس کا اسلام سے یہ تعلق ہے کہ جو چیز تمہاری نہیں ہے تم اس کی طرف دیکھو ہی نہیں۔ تمہارے دل میں کوئی حرص اس کیلئے پیدا نہ ہو۔ فرمایا اس طرح کرو گے تو دنیا میں حقیقی امن پھیلے گا۔

آخری حدیث حضور پر نور نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی بیان فرمائی کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم جہاد کو سب سے افضل عمل شمار کرتے ہیں تو کیا ہم جہاد نہ کریں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا مقبول حج سب سے افضل جہاد ہے۔

حضور پر نور نے فرمایا کہ حضرت عائشہؓ کے اس طرح پوچھنے کی اصل وجہ یہ تھی کہ مرد جہاد کے لئے نکلتے ہیں اور عورتیں جہاد کیلئے نہیں نکلتیں۔ تو کیا اس طرح عورتیں پیچھے رہ جائیں گی۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم حج کرو تمہارا جہاد یہی ہے۔ فرمایا وہ حج جو قبول ہو جائے، اللہ کے نزدیک وہی سب سے بڑا جہاد ہے اور عورتوں کیلئے اتنا ہی جہاد کافی ہے حج سے بڑا جہاد اور کوئی نہیں اس کے بعد حضور پر نور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض نصائح بیان فرمانے کے بعد اپنے اس پر بصیرت خطبہ عید الاضحیہ کو ختم کیا۔

بقیہ صفحہ (8)

کو وصیت کرتے رہے کہ "عاجزی انکساری ہی اللہ کے نزدیک مقبول ہے" وفات سے صرف ایک گھنٹہ قبل اپنی چھوٹی لڑکی اور داماد کے مرکز قادیان سے پہنچتے ہی اُنہیں ایک نظر اُٹھا کر دیکھا۔ بوسہ دیا پھر اپنے رفیق اعلیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

آپریشن و تشویشناک علالت کے دوران سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں بار بار دُعا کی درخواست کی جاتی رہی اس سلسلہ میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب محررہ ۲۲؍اکتوبر ۱۹۹۹ء میں فرمایا۔

"مکرم سید فضل عمر صاحب کی تشویشناک حالت کے متعلق اطلاعیں مل رہی ہیں۔ دُعا کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور اُن کی حالت بہتر ہو جائے اور صحت بحال ہو۔ میری طرف سے اُن کو سلام اور عیادت کے پیغام پہنچائیں۔ گھر میں سب عزیزوں کو سلام۔ خدا پریشانی دور فرمائے۔

ازاں بعد وفات کی اطلاع پر باوجود بے شمار مصروفیات کے تعزیتی خط لکھا اور مغفرت کی دُعا کی۔ اسی طرح محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بھی از راہ شفقت بذریعہ تار تعزیت فرمائی اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

درخواستِ دُعا

مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی پرنٹر و پبلیشر بدر کے والد محترم مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی درویش قادیان بعارضہ معدہ و قلب بیمار ہیں علاج ہو رہا ہے۔ کامل شفایابی کیلئے درخواستِ دُعا ہے۔ (ادارہ)

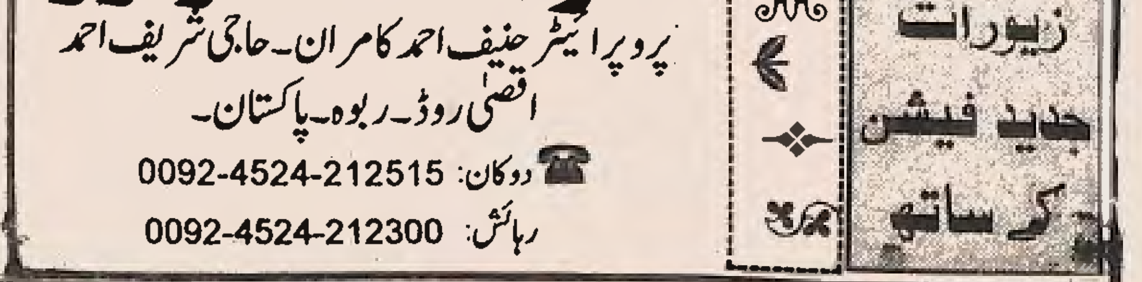

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 30 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 50 Thursday, 29 March 2001 Issue No: 13

☎ (0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

پاکستان میں خوفناک سطح تک شیعہ۔سُنی تشدد بھڑک اُٹھا

شیعہ مسلمانوں کو ایسے قتل کیا جارہا ہے جیسے جنگل میں درندے سبزی خور جانوروں کا پیچھا کرتے ہیں

پاکستان میں یکم مارچ کو سنّی ''مجاہد'' حق نواز جھنگوی کو پھانسی دے دی گئی اُس نے ۱۹۹۰ء میں ایک ایرانی سفیر کو قتل کر دیا تھا۔ پاکستانی اخباروں کے مطابق پولیس نے پھانسی سے پہلے سینکڑوں سرگرم سنی ورکروں اور سپاہ صحابہ کے رضاکاروں کو ملک گیر تشدد و خطرہ کے پیش نظر گرفتار کرلیا ہے۔

ایک دہشت گرد مخالف عدالت نے ۱۹۹۱ء میں جھنگوی کو موت کی سزا سنائی تھی اس نے ۱۹؍دسمبر ۱۹۹۰ء کو لاہور میں ایرانی کلچرل سینٹر کے ڈائریکٹر جنرل اور سفیر صادق گنجی کو ہلاک کر دیا تھا۔

میانوالی جیل میں یکم مارچ کی صبح کو حق نواز کو پھانسی دے دی گئی۔ جس کی وجہ سے پاکستان میں مختلف جگہوں پر شیعوں کے خلاف تشدد آمیز مظاہرے ہوئے بڑا فساد پشاور کے شہر ہنگو میں ہوا جہاں تشدد بھڑک اُٹھنے پر ۸ شیعوں کو قتل کر دیا گیا جبکہ بیسیوں زخمی ہوگئے کئی شیعہ دکانوں کو نذرِ آتش کر دیا گیا۔

اس پھانسی کے چوتھے دن چار مارچ کو لاہور سے ۴۵ کلو میٹر دور شیخوپورہ میں تین موٹر سائیکل سوار سپاہ صحابہ کے نقاب پوش ''مجاہدین'' نے آٹومیٹک ہتھیاروں سے لیس سرِ بازار ۱۱ شیعوں کو قتل کر دیا۔ ایک اور واقعہ میں سنی ''مجاہدین'' نے ایک شیعہ قبرستان میں بیٹھے ۷ لوگوں کو قتل کر دیا اور ۵ زخمی ہوگئے۔ اس فائرنگ کے بعد دو مجاہدین درندوں کی طرح شہر میں گھس گئے اور شیعوں کا پیچھا کرکے فائرنگ کی اور ۵ کو موقع پر ہلاک کر دیا اور کئی زخمی کر دیئے گئے۔

یاد رہے کہ ۱۹۷۴ء میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے میں شیعہ مسلمان بھی دیوبندیوں وغیرہ کے ساتھ شامل تھے۔ اس وقت جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ نصیحت کی گئی تھی کہ آج جو روایت ڈالی جارہی ہے وہ سخت غلط ہے کل کو دوسرے بھی اس کفر کی تلوار سے کاٹے جائیں گے بالکل ویسا ہی ہوا۔ آج انہیں بھی غیر مسلم قرار دے کر ''جہاد'' کی تلوار سے موت کے گھاٹ اُتارا جارہا ہے۔

۱۹۷۴ء کے بیس سال بعد ۱۹۹۵ء میں قومی ڈائجسٹ میں مشہور صحافی حسین نقوی ایڈیٹر دی نیوز نے وہی کچھ لکھا جو ۱۹۷۴ء میں جماعت احمدیہ نے سمجھایا تھا۔ نقوی صاحب لکھتے ہیں:

''بھٹو صاحب نے ۱۹۷۳ء کا دستور دیا لیکن اس دستور کے ساتھ جو کچھ انہوں نے خود کیا وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں پھر انہوں نے پاکستان کی فاسسٹ طاقتوں کے سامنے سر نظر کیا اور احمدیوں کو اقلیت قرار دیا حالانکہ جمہوری ریاست کا یہ کام نہیں کہ شہریوں کی مذہبی حیثیت کا تعین کرے انہیں یہ بتائے کہ ان کا مذہب کیا ہے پیپلز پارٹی کے دانشور کہتے ہیں انہوں نے سو سالہ پرانا مسئلہ حل کر دیا لیکن میں کہتا ہوں کہ انہوں نے کوئی مسئلہ حل نہیں کیا بلکہ ایک روایت ڈال دی ہے کہ اب ہر فرقہ قطار میں کھڑا رہے ہر ایک کے سر پر کفر کی تلوار لٹک رہی ہے یہ سب کچھ بھٹو کا کیا دھرا ہے''۔ (قومی ڈائجسٹ مارچ ۹۵ء صفحہ ۴۴)

پاکستان میں جنرل ضیاء الحق کے ۱۹۸۵ء میں توہین رسالت آرڈی ننس کے نفاذ کے بعد سے جو بالخصوص احمدیوں پر ظلم کرنے کیلئے جاری کیا گیا تھا اب تک سینکڑوں شیعہ موت کے گھاٹ اُتارے جاچکے ہیں۔

پاکستانی انتہاپسند تنظیم سپاہ صحابہ جس کا لیڈر مولانا اعظم طارق ہے پاکستان کو سنی سٹیٹ بنانا چاہتے ہیں اس کیلئے وہ پاکستان سے شیعوں کا اور دوسرے فرقوں کا صفایا کر دینا چاہتا ہے۔

یاد رہے کہ سنیوں کو شیعوں کے خلاف جہاد پر آمادہ کرنے کیلئے جنرل ضیاء الحق کے دور میں اور اس کے بعد پاکستان میں دیوبندی فرقہ کی طرف سے کثیر تعداد میں اشتعال انگیز لٹریچر شائع کیا گیا۔ جس میں سنیوں کو شیعوں کے خلاف جہاد پر اکسایا گیا تھا اس تعلق میں مولانا منظور نعمانی دیوبندی کی کتاب ''ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعت'' جو ۱۹۸۴ء میں لاہور سے شائع ہوئی تھی نے بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ شیعہ محقق جناب ڈاکٹر عسکری کے مطابق اس کتاب کے نتیجہ میں ایرانی سفیر کا قتل ہوا تھا اور ملتان کے ایرانی سفارت خانہ کو نقصان پہنچایا گیا تھا اس کتاب کا مقدمہ مولوی ابوالحسن ندوی نے لکھا تھا اس طرح ایک کتاب ''دو بھائی'' ابوالاعلیٰ مودودی اور امام خمینی شائع ہوئی یہ کتب بعد میں ایک منصوبہ کے تحت دیوبند کی طرف سے بھارت میں بھی شائع کرائی گئیں۔

پاکستان میں مذہبی فسادات - علماء کیلئے لمحۂ فکر

کیا کہتے ہیں پاکستانی اخبار:

بھلوال میں مسلمانوں اور قادیانی فرقہ میں تصادم کے نتیجہ میں ۵ افراد ہلاک ہوگئے، خبر کی تفصیل سے پتہ چلتا ہے کہ فریقین میں سے کسی نے بھی بردباری اور ہوشمندی کا ثبوت نہیں دیا، قادیانی فرقہ اپنے مذہب کی سچائی ثابت کرنے کیلئے بے تکی باتیں نہ کرتا اور مسلمان عالم دین اور ذمہ دار حضرات اس بات کو آگے نہ بڑھاتے اور قادیانی فرقہ کی عبادت گاہ کے سامنے نعرہ بازی نہ کی جاتی تو اتنا بڑا نقصان نہ ہوتا، اقلیتی فرقے کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے تھا کہ مسلمان تو پہلے ہی ان کے بارے میں شکوک و شبہات رکھتے ہیں، اس لئے ایسی کوئی بات نہیں کہنی چاہئے جس سے مسلمانوں میں ان کے بارے میں پائے جانے والے شبہات کو تقویت ملے، اور مسلمان حضرات کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے، کہ پاکستان اس وقت دشمن ملکوں کی سازشی چالوں کے نرغے میں ہے اور وہ پاکستان میں کسی بھی بہانے فسادات برپا کرکے اپنے مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے اور مذہبی اختلافات کو ان مقاصد کیلئے سب سے مؤثر بنیاد بنایا جاسکتا ہے اور یوں بھی اہل اسلام کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں زیادہ بردبار ہونا چاہئے، جہاں تک مذہبی جذبات کے احترام کا تعلق ہے اکثریت اور اقلیت دونوں پر لازم ہے کہ وہ کسی کی دِل آزاری نہ کریں، اسی طرح کا ایک واقعہ راولپنڈی میں پیش آیا، جہاں ایک مذہبی جماعت کے لٹھ برداروں نے مزار پر جاری خواتین کی محفل میلاد پر چڑھائی کر دی، ان سے قرآن پاک چھین لئے، اور خواتین کو گالیاں دیں، راولپنڈی کے اس واقعہ پر سنی علماء کو فکر مند ہونا چاہئے کہ یہ وہی رویہ ہے جسے ان کے خلاف تنقید کی بنیاد بنایا جاتا ہے، اور تنقید کی یہ بنیاد اپنے اندر مضبوط جواز بھی رکھتی ہے، اور بیرون ملک مسلمانوں کو بنیاد پرست کا نام دیتے ہوئے پراپیگنڈا کا نشانہ بنایا جاتا ہے کہ ایک ہی مذہب سے تعلق رکھنے والے یہ لوگ جب ایک دوسرے کے جذبات کا احترام نہیں کرتے اور اس سلسلے میں دنگا فساد اور قتل و غارت تک آجاتے ہیں تو ایسے ملک میں اگر بنیاد برسر اقتدار آگئے تو اقلیتی فرقوں کو تحفظ کی کیا ضمانت دی جاسکتی ہے، حالانکہ کسی معاشرے میں لڑائی اور قتل کے واقعات کی بنیاد محض مذہب نہیں بنتا، بلکہ اس بنیاد پر ہونے والے جھگڑوں اور تنازعات کا فیصد نکالا جائے تو یقیناً قتل و غارت اور جھگڑوں کی دوسری وجوہات کے مقابلے میں ہزار فیصد کم نکلیں گے، تاہم مذہبی جماعتوں کے خلاف یہ ایک حربہ ہے جسے اندرون و بیرون ملک استعمال کیا جاتا ہے، اس لئے ہمارے علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس پر فکر مندی کرتے ہوئے اپنے اپنے حلقہ اثر میں اس کا تدارک کریں، تاکہ مخالفین کا منہ بند کیا جاسکے، کہ دین اسلام دین رحمت ہے، اس وقت ملک جن حالات سے گزر رہا ہے اس قسم کے فسادات کا بالکل متحمل نہیں ہوسکتا، دشمن ملک پاکستان میں فسادات پیدا کرکے موجود اختلافات کو ہوا دے کر اگر اپنے مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا تو جہاں یہ دو قومی نظریئے کی نفی ہوگی وہاں نظریاتی بنیادوں پر بننے والے ملک اور سسٹم کے ناکام ہونے پر دلیل بن جائے گا۔ اس وقت حکومت کو دہشت گردوں کے خلاف جنگ درپیش ہے، اس کے ساتھ آئے روز کے عوامی تنازعات ہیں اگر فرقہ وارانہ کشیدگی بھی اس کے ساتھ آملے تو امن وامان قائم رکھنے والے اداروں کیلئے کتنی مشکلات پیدا ہوسکتی ہیں، ہر پاکستانی کو اس کا احساس ہونا چاہئے۔ (روزنامہ پنجاب نیوز فیصل آباد پاکستان ۷؍ار نومبر ۲۰۰۰ء)

حضرت جی کی کراماتی مشین!

خاکسار نے گزشتہ دنوں ہریانہ کے جمنا نگر ضلع میں نو مبائعین کا جائزہ لینے اور جلسہ پر گئے نومبائعین کے حالات معلوم کرنے کیلئے دورہ کیا۔ ایک گاؤں میں نومبائعین نے بتایا کہ جب ہم قادیان کے جلسہ سالانہ سے واپس آئے تو ہم نے نہ جانے والوں کو بتایا کہ تم نے قادیان نہ جاکر سخت غلطی کی قادیان تو خدا کی اس زمین پر روحانی جنت ہے۔ اور اسلام کا صحیح نمونہ ہم نے وہاں دیکھا۔

اس پر نہ جانے والی ایک عورت نے بتایا کہ ابھی کچھ دنوں پہلے گاؤں میں ایک ملاں چندہ وصول کرنے آیا تھا اس نے بتایا کہ قادیان میں جو گوشت کھلایا گیا ہے وہ حضرت جی کے پاس دلی بھجوایا گیا تھا۔ انہوں نے چیک کرکے بتایا ہے کہ وہ گوشت حلال نہیں بلکہ جھٹکے کا تھا۔ قارئین خود ہی اندازہ لگالیں کہ دلی کے حضرت جی نے اب تبلیغی جماعت کے کام چھوڑ کر وہاں ایک ایسی لیبارٹری کھول لی ہے جو قادیان کے لنگر میں پکنے والے گوشت کا Test کرتی ہے- خدا بچائے ملاؤں کے اس جھوٹ سے۔ (منیر احمد خان مبلغ سلسلہ ہریانہ)